عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۰ شمارہ نمبر ۱۹
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

اسم مبارک
محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

قبول اسلام کے بعد
اسلام کے بارے میں
رجا گارودی کے تاثرات
اور اسرائیلی عزائم کے بارے میں
اہم انکشافات

سیالکوٹ میں
قادیانی خاندان کا قبول اسلام

قادیانیوں کی بھارت نوازی
قادیانیوں کا الہامی عقیدہ
اکھنڈ بھارت ہے
پاکستان کو انہوں نے مجبوری سے
قبول کیا ہے

محترم جناب
صدر
غلام اسحٰق خان صاحب
کے نام
ایک کھلا خط

قادیانی جعلی سازوں کے بعد اب قادیانی سمگلر • بھارتی خفیہ ایجنسی کی دہشت گردوں کو صوبہ سندھ میں پناہ

دسویں سالانہ کُل پاکستان

۲ روزہ ختمِ نبوّت کانفرنس

مسلم کالونی صدیق آباد ربوہ

۱۷/۱۸ اکتوبر ۱۹۹۱ء بروز جمعرات، جمعہ شب و روز

زیرِ صدارت: امیر مرکزیہ مخدوم المشائخ حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی

جس میں ملک بھر کے علماء، مشائخ، تمام مکاتبِ فکر کے زعماء خطاب فرمائیں گے۔ شمعِ رسالتؐ کے پروانوں سے بھرپور شرکت کی استدعا ہے

شعبۂ نشرو اشاعت: **عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت** (صدر دفتر ملتان پاکستان)

رابطے کے لیے: ملتان فون نمبر 40978 — ربوہ فون نمبر 966

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

جلد نمبر ۱۰ | یکم تا ۷ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ بمطابق ۱۱ تا ۱۷ اکتوبر ۱۹۹۱ء شمسی | شمارہ نمبر ۱۹

مدیر مسئول ـــ عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱: ہم کو قرآن و حدیث سے ہیں دونوں (نظم) ـــــ ۴
۲: قادیانی جعلی سازوں کے بعد اب قادیانی اسمگلر (اداریہ) ـــــ ۵
۳: جھنگ میں علماء کرام کے قتل کی شدید مذمت ـــــ ۶
۴: اسم مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ـــــ ۷
۵: گناہوں سے توبہ کرو ـــــ ۹
۶: بخل کی مذمت ـــــ ۱۰
۷: مسجد کے فضائل ادب و احکام ـــــ ۱۱
۸: ارشاد باری تعالیٰ ـــــ ۱۳
۹: آپ کے مسائل اور ان کا حل ـــــ ۱۴
۱۰: محترم صدر کے نام ایک کھلا خط ـــــ ۱۷
۱۱: اسلام کے بارے میں رچا گاروڈی کے تاثرات ـــــ ۱۹
۱۲: قادیانیوں کی بھارت نوازی ـــــ ۲۱
۱۳: اخبار ختم نبوت ـــــ ۲۳
۱۴: مولانا رشید احمد مدنی شہیدؒ ـــــ ۲۵
۱۵: حاکم اور رعایا کا رشتہ ـــــ ۲۶
۱۶: نبوت کا جھوٹا دعویٰ ـــــ ۲۶

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر

محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ ـ پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ ـــــ ۱۵۰ روپے
ششماہی ـــــ ۷۵ روپے
سہ ماہی ـــــ ۳۵ روپے
فی پرچہ ـــــ ۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۳۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام "ہفت روزہ ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: [illegible] — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: [illegible] کراچی

ہم کو قرآن واحادیث ملے ہیں دونوں

جب بھی پرواز دل و ذہن کیے ہیں دونوں
مدح اصحابِ نبی کرتے رہے ہیں دونوں

کل بھی ہمراز نبیؐ تھے یہی صدیقؓ و عمرؓ
آج بھی آپؐ کے سینے سے لگے ہیں دونوں

اور عثمانؓ و علیؓ دونوں ہیں دامادِ نبیؐ
کتنے ذیشان مقدر کے ہوئے ہیں دونوں

ہو کے آزاد بھی زیدؓ اور بلال حبشیؓ
خدمتِ شاہِ مدینہ میں لگے ہیں دونوں

شیرِ اسلام حسینؓ اور حسنؓ ابنِ علیؓ
راہِ اسلام میں جاں دے گئے ہیں دونوں

ہم کو ابلیس بھی گمراہ نہیں کر سکتا
ہم کو قرآن واحادیث ملے ہیں دونوں

عظمتِ ذاتِ خدا، شانِ شہنشاہِ امم !
نورؔ شادانی مرے دل میں بسے ہیں دونوں

بجناب سید مطلوب احمد ضمیری القادری
نورؔ شادانی بستوی

قادیانی جعلی سازوں کے بعد اب قادیانی سمگلر

سندھ اور راجستھان سے لیکر رحیم یار خان ، بہاولپور تک چولستان کا علاقہ ملک دشمن سرگرمیوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے ۔ اسی راستے سے سمگلنگ عام ہو رہی ہے اور اسی راستے سے تخریب کار داخل ہو کر ملک میں تخریب کاری کر رہے ہیں ۔ گویا یہ علاقہ سمگلروں کی جنت ہے ۔ گذشتہ دنوں یہ خبر آئی تھی :

" سندھ راجستھان سیکٹر میں سندھ سے سونا ، چاندی ، ہیرے اور غیر ملکی کرنسی بڑے پیمانے پر بھارت اسمگلنگ سے علاقے کی سلامتی کو زبردست خطرات کا سامنا ہے ۔ اطلاعات کے مطابق بھارتی خفیہ ایجنسی " را " نے دہشت گردوں کو صوبہ سندھ میں داخل کرنے اور انہیں پناہ دینے کے لیے اسمگلروں کی خدمات حاصل کر رکھی ہیں جس کے بدلے انہیں کسی رکاوٹ کے بغیر بھارت میں اسمگلنگ کی اجازت دیدی گئی ہے ۔ یہ اسمگلر سندھ میں پہلے سے موجود " را " کے ایجنٹوں کے لیے پیغامبر کے طور پر بھی کام کرتے ہیں ۔ انڈس رینجرز کی خصوصی ہدایات پر رینجرز کی ایک ٹیم نے کھوکھراپار سرحد کے قریب اسمگلروں کی آمد و رفت کے راستے کو بلاک کر دیا ۔ رات کے وقت سرحد پار جانے والے اونٹوں کے ایک قافلے کو رینجرز نے للکارا اسمگلر تاریکی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے فرار ہو گئے ۔ اونٹوں پر تین من خالص چاندی لدی ہوئی تھی جس پر قبضہ کر لیا گیا ہے ۔ جس کی مالیت دس لاکھ روپے بتائی جاتی ہے ۔ گزشتہ آٹھ ماہ کے دوران انڈس رینجرز نے ۴۸ من چاندی برآمد کی جو بھارت اسمگل کی جا رہی تھی "

(جنگ کراچی ۱۹ اگست ۱۹۹۱ء)

خبر میں بتایا گیا ہے کہ بھارتی ایجنسی " را " کا پاکستان میں پہلے سے موجود " را " کے ایجنٹوں سے رابطہ ہے اور سارا کام انہیں کے توسط سے ہو رہا ہے ۔ اس خبر کے اہم نکات ملاحظہ فرمائیے :

۱ : سندھ میں سونا چاندی ، ہیرے اور غیر ملکی کرنسی بڑے پیمانے پر بھارت اسمگلنگ ہو رہی ہے ۔

۲ : بھارتی خفیہ ایجنسی " را " دہشت گردوں کو صوبہ سندھ میں داخل کر رہی ہے ۔

۳ : انہیں پناہ دینے کے لیے اسمگلروں کی خدمات حاصل کی گئی ہیں ۔

۴ : اسمگلروں کو بلا روک ٹوک بھارت جانے کی اجازت دیدی گئی ہے جو " را " کے لیے پیغامبر کا فریضہ انجام دیتے ہیں ۔

۵ : اونٹوں کا ایک قافلہ جو بھارت جا رہا تھا انڈس رینجرز نے اسے روکا لیکن وہ رات کی تاریکی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے فرار ہو گئے ۔

۶ : اونٹوں پر خالص تین من چاندی لدی ہوئی تھی جس کی مالیت دس لاکھ بتائی جاتی ہے ۔

۷ : گذشتہ آٹھ ماہ میں انڈس رینجرز نے ۴۸ من چاندی برآمد کی جو بھارت اسمگل کی جا رہی تھی ۔

آئیے ! ذرا اس صورتحال پر ایک نظر ڈالتے ہیں جیسا کہ ہم شروع میں بیان کر چکے ہیں ۔ راجستھان سے ملحق سندھ کی سرحد سے لیکر چولستان تک یہ بہت بڑی سرحد پاکستان کے ساتھ ملتی ہے ۔ اس سرحد سے ملحق قادیانیوں کی بہت سی سٹیٹس ہیں جو قادیان کی رائل فیملی کی ملکیت ہیں ۔ علاقہ چولستان کے متعلق بہت عرصہ پہلے ہم یہ لکھ چکے ہیں کہ بہاولپور اور رحیم یار خان میں متعین متعدد اہم قادیانی افسروں نے وہاں کی بہت سی زمینیں قادیانیوں کو دیدی ہیں ۔ اس لحاظ سے یہ پوری سرحد قادیانیوں کے قبضہ میں ہے دوسری طرف سیالکوٹ سرحد پر بھی قادیانی کثرت سے آباد ہیں ۔ ان حالات میں اگر سونا ، چاندی ، ہیرے اور کرنسی وغیرہ ہندوستان منتقل ہو رہی ہے اور وہاں کے سمگلروں کا یہاں رابطہ ہے یا وہاں سے آنے والے " را " کے ایجنٹوں کو یہاں پر موجود " را " کے ایجنٹ پناہ دیتے ہیں تو وہ اکھنڈ بھارت کے حامی اور پاکستان کے دشمن قادیانیوں کے سوا اور کون ہو سکتے ہیں ۔ پچھلے دنوں ربوہ میں ایک ایسا قادیانی گرفتار ہوا جس کے پاس دو دوہری شہریت تھی ۔ اس کے پاس ہندوستان کا پاسپورٹ بھی تھا اور پاکستانی بھی ۔ پشاور میں سے دو قادیانی باپ بیٹا گرفتار ہوئے ، جعلی پاسپورٹ ، جعلی کاغذات ، اسلام و پاکستان کے خلاف لٹریچر ، جعلی مہریں اور خطوط برآمد ہوئے وہ دونوں قادیانی سینکڑوں افراد کو لاکھوں روپے کے عوض بیرون ملک بھجوا چکے ہیں ۔ جس گروہ نے ملک میں یہ دھندہ شروع کر رکھا ہے تو کیا ان کا ہندوستان میں " را " کے اہلکاروں کے ساتھ رابطہ نہیں ہوگا ؟ یقیناً ہو گا بلکہ ہے ۔

مذکورہ خبر کا تعجب انگیز پہلو یہ ہے کہ اونٹوں کا جو قافلہ جا رہا تھا وہ سمگلروں کا تھا لیکن اس قافلے میں شامل اونٹوں پر صرف تین من چاندی لدی ہوئی تھی ۔ ایک اونٹ کم از کم ۱۰ سے ۲۰ من وزن اٹھا سکتا ہے لیکن یہاں قافلے میں شامل تمام اونٹوں پر صرف تین من ہی وزن تھا جو حیرت انگیز ہے ۔ اس سے مزید حیرت کی بات یہ ہے کہ اونٹوں کا قافلہ

تو پکڑ لیا گیا لیکن جو شتر بان تھے وہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے بلکہ ہم تو یہ کہیں گے کہ انہیں بھگا دیا گیا۔ حالانکہ ان کا پکڑنا کوئی مشکل نہیں تھا۔ اونٹ ایک ایسا جانور ہے کہ اگر اسے چھوڑ دیا جائے خواہ اندھیری شب ہو یا طوفان چل رہا ہو وہ سیدھا اپنے گھر جا کر دم لیتا ہے۔ اسی طرح خود اونٹ ہی اصل مجرموں کو گرفتار کرا سکتے تھے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ انڈس رینجرز کے بعض اہل کار خود مجرموں سے ملے ہوئے ہیں۔ سچ کہا ہے کسی نے سے

باغباں جب چور ہو تو کون رکھوالی کرے۔

موجودہ حالات کے پیش نظر سندھ سے ملحق سرحد انتہائی حساس ہوتی جا رہی ہے اس کی نگرانی سخت کر دی جائے ورنہ قادیانی وطن عزیز پاکستان کو نقصان پہنچاتے رہیں گے اور سمگلنگ کے ذریعے ملک کی معیشت کو تباہ اور ہندوستانی اسلحہ کے ذریعے ملک کے امن کو تہ و بالا کر کے رکھ دیں گے۔

جھنگ میں پانچ علماء کرام کے قتل کی شدید مذمت

۷ ستمبر بروز ہفتہ حضرت مولانا سید علی حسین شاہ صاحب فاضل دیوبند سرپرست جمعیت علماء اسلام و سرپرست مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا رشید احمد مدنی حضرت مولانا قاری محمد حذیفہ حافظ حبیب الرحمٰن اور حاجی عزیز الرحمٰن صاحب جو کہ ہر سال صدیق آباد (ربوہ) میں کانفرنس کے موقع پر کھانا پکوانے اور سالن تیار کروانے میں پیش پیش رہتے تھے، یہ پانچوں حضرات جمعیۃ علماء اسلام کی رکنیت سازی کے سلسلہ میں واسو اقصان ہزاری کے علاقہ میں جا رہے ہیں کہ جھنگ سے تقریباً ۳۰ میل کے فاصلہ پر ایک موٹر سائیکل پر سوار پیچھے بیٹھنے والا سادہ زنانہ سفید رنگ کا برقعہ پہنے ہوئے تھا۔ اور موٹر سائیکل کے ڈرائیور نے اپنے چہرے کو چھپا رکھا تھا۔ آگر کار پر پیچھے سے برسٹ مارا کار رک گئی تو آگے سے برسٹ مارا پھر دائیں بائیں برسٹ مارے جب یقین ہو گیا کہ کار میں موجود لوگ شہید ہو چکے ہیں تو قاتل واپس جھنگ کی طرف فرار ہو گئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزی حضرت شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد اور مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالرحمٰن باوا، مولانا محمد اسمٰعیل اور مولانا منظور احمد الحسینی نے اس سفاکانہ قتل پر انتہائی گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قاتلوں کو جلد از جلد گرفتار کر کے پھانسی دے۔ نیز ان حضرات نے تمام شہداء کے اہل خانہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی ہے۔

بقیہ :۔ اسم مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اشارہ ہے عبداللہ بن سلام کے متعلق مروی ہے کہ وہ چہرہ اقدس کو دیکھتے ہی پکار اٹھے۔ ھذا لیس بوجہ کذاب یورپ میں بڑی ہوشیارانہ تدبیر سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدترین پیرایوں میں دکھلانے کی کوششیں کی گئی ہیں لیکن اب آج کل بعض جماعتوں اور خدا ترس بندوں کی تبلیغ کہ نام مبارک میں ظاہر کر دیا گیا ہے۔

فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین ۰

بظاہر اسباب ان مفاسد کے مٹنے کی کوئی صورت نہیں ہوتی لیکن فطرت کی تدبیریں اندر اندر جاری رہتی ہیں اور وقت معین پر ظاہر ہو جاتی ہیں فطرت کی رفتار ہوا کی طرح تیز اور سیلاب کی طرح نرم ہوتی ہے۔ خوش تدبیری اور حسن سلوک کے موقع پر بھی حمد کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے پس لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک یہ بھی معنی قرار دئے جا سکتے ہیں کہ وہ جس کے ساتھ خوش تدبیری نے ترقی کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا اشارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین خدا کی خاص مرضی اور خاص تدبیر سے عالم میں پھیل گیا جس کی سرعت اور بغیر جد و جہد رفتار ترقی سے اس وقت بھی دنیا متحیر ہے۔

الغرض اسلام کی معنوی تمام خوبیوں کے ساتھ ساتھ اسلام کا نام مبارک بھی اپنے معنوں کے لحاظ سے مختلف خوبیوں کا مرقع ہے بہترے فضائل کا خلاصہ ہے ایک طرف وہ اپنے معنی کے کام اور کام کے انجام کی پیشین گوئی دوسری طرف اس کے کاموں کی تاریخ اور اس کی تعلیم کا لب لباب ہے پاک ہے وہ اللہ جس نے اپنے نبی کا نام ایسا پاک رکھا اور پاکیزہ ہے وہ نبی جسے اس کے معبود نے ایسی فضیلتوں سے آراستہ کیا۔

والحمد للہ رب العلمین ۰

بقیہ :۔ گناہوں سے توبہ کرو

" اے اللہ! میں آپ کا سخت نافرمان بندہ ہوں۔ میں فرمانبرداری کا ارادہ کرتا ہوں مگر میرے ارادہ سے کچھ نہیں ہوتا اور آپ کے ارادہ سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میری اصلاح ہو مگر ہمت نہیں ہوتی آپ ہی کے اختیار میں ہے میری اصلاح۔

" اے اللہ! میں سخت نالائق ہوں۔ سخت خبیث ہوں سخت گنہگار ہوں، میں تو عاجز ہو رہا ہوں۔ آپ ہی میری مدد فرمایئے۔ میرا قلب ضعیف ہے۔ گناہوں سے بچنے کی قوت نہیں، آپ قوت دیجئے میرے پاس کوئی سامان نجات نہیں آپ غیب سے میری نجات کا سامان پیدا کر دیجئے۔

ایک دن بارہ منٹ تک خوب استغفار کرو۔ اور یہ بھی کہو " اے اللہ! جو گناہ میں نے اب تک کئے ہیں انہیں تو اپنی رحمت سے معاف فرما دے۔ گو میں نہیں کہتا کہ ان گناہوں کو نہ کروں گا۔ میں جانتا ہوں کہ آئندہ کروں گا (ضرور) لیکن پھر معاف کرا لوں گا۔

غرض :۔ اس طرح سے " روزانہ " اپنے گناہوں کی معافی اور عجز کا اقرار اور اپنی اصلاح کی دعا اور اپنی نالائقی کو خوب اپنی زبان سے کہہ لیا کرو۔ کہ میں ایسا نالائق ہوں۔ میں ایسا خبیث ہوں۔ میں ایسا برا ہوں۔ غرض خوب برا بھلا اپنے آپ کو حق تعالیٰ کے سامنے کہا کرو۔ "صرف دس منٹ روزانہ یہ کام کر لیا کرو۔ (از وعظ طیب ابراہیم مطبوعہ مکتبہ اشرفیہ بیت الحمد شنڈو الہیار)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توبہ کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

اسمِ پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا عبدالرحمٰن ندوی نگرامی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نامی نام آپ کے دادا عبدالمطلب نے رکھا تھا۔ عام طور پر اس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے۔ کہ جناب عبدالمطلب نے آثار نیک دیکھ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا کہ مستقبل میں یہ مولود سعید آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم محمود و مدار و مرجع خلائق ہے۔ ارباب تصوف موشگافی کی انتہا کر دیتے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ لفظ "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نام "احد" سے مشتق ہے۔

اگرچہ عام طور پر نام کی صرف اس قدر ضرورت سمجھی جاتی ہے کہ چند چیزوں میں باہم امتیاز قائم رہے۔ لیکن نام کی صحیح اور حقیقی غرض یہ نہیں۔ اسم اپنے مسمّٰی کے صفات اور خواص اور حالات کا آئینہ ہونا چاہیئے۔ افراد کے نام رکھنے میں تو اس کا کم لحاظ کیا جاتا ہے، لیکن عموماً انواع و اجناس کے نام اسی مقصد کو پورا کرتے ہیں مثلاً انسان، مسلم، قوم شناور وغیرہ پر افراد واشخاص کے ناموں میں بھی اس کا لحاظ کر لیا جاتا ہے۔ جیسے "مسیح" اور "بدھ" یہ دونوں نام اپنے مسمّٰی کے اوصاف اور خواص کو بتلاتے ہیں۔

یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جیسا کہ تاریخی طور پر یہ ثابت ہے کہ آپؐ سے پہلے عرب میں کہیں اس نام کا پتہ نہیں چلتا، مورخین اکثر لکھتے ہیں۔ ولم یکن شائعا بین العرب قبل الاسلام اس حالت کو تسلیم کرتے ہوئے دیکھا جائے تو اتفاقی طور سے "نام مبارک" کا عبدالمطلب کے ذہن میں آنا منشاء خداوندی معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب اس نام کا حامل کامل دنیا کو اپنے وجود گرامی سے مشرف کر چکا تو پھر اسم بھی فطری طور سے نام رکھنے والے ذہن میں وارد ہوا۔

نام مبارک کا عام اور سادہ ترجمہ سمجھا کیا جاتا ہے کہ "وہ ذات جس کی تعریف کی گئی" اس ترجمہ کی صحت میں کوئی شبہ نہیں لیکن اس جامعیت کبریٰ، برزخ کامل اور مقصود آفرینش کے فضائل و کمالات کے سامنے ترجمہ ہیچ ہے خدا کے نام نبی اس کے نزدیک موجب توصیف ہیں دنیا کے تمام حکیم، فاتح، عام انسان کی نظروں میں لائق مدح و ستائش ہیں۔ اس لئے اس ترجمہ کی صحت کو پورے طور پر تسلیم کرتے ہوئے تعریف کو اور زیادہ وسعت دیں۔ صاحب منتخبات "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی لکھتے ہیں الذی اجتمعت فیہ الخصال المحمودۃ یعنی مختصر لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی مجموعہ خوبی کے ہیں۔

ع اے کہ تو مجموعہ خوبی بچہ نامت خوانم

کارساز قدرت کی قدرت لامحدود اس کے کرشمے ناقابل شمار اس کی خلقت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے وا ہے غور کرنے سے ہم اپنی عقل کے مطابق اس فیصلہ پر پہنچتے ہیں کہ قدرت نے تخلیق انواع کے لئے ایک معیار مقرر کیا ہے مخلوقات کی ہر نوع کا ایک درجہ کمال ہے کہ جس کے آگے اس کا قدم نہیں بڑھتا۔ "حیوانات" "نباتات" "جمادات" تک میں اس کے شواہد مل سکتے ہیں۔ صورتیں ایک ہیں شکلیں متحد ہیں۔ اوصاف مختلف ہیں لیکن ان اوصاف کی ایک انتہا ہے جسے جنس اعلیٰ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے کہ جس کے آگے کوئی درجہ نہیں ہر نوع میں جنس اعلیٰ کہ جس پر اوصاف جامعیت کے ساتھ جا کر ختم ہوتے ہیں ہم مقصود فطرت اور نقطہ تخلیق کہہ سکتے ہیں اس نقطہ تخلیق کی اصطلاح کو پوری طرح ذہن میں رکھنا چاہیئے۔ یہ بات تھوڑے سے غور مشورے سے بآسانی سمجھ میں آ سکتی ہے تفحص اور تفتیش کے بعد تمام انواع مخلوقات کے اوصاف کا ایک اعلیٰ درجہ پاتے ہیں کہ جس کے آگے انسانی معلومات میں کوئی درجہ نہیں۔

دوسرے تمام انواع کی طرح اس مقصود فطرت کو انسانوں کی جماعت میں بھی تلاش کرنا ضروری ہے دوسری مخلوقات اور انسانوں میں ایک عام اور بین فرق یہ ہے کہ وہاں نوع کے سینکڑوں افراد ہیں اور یہاں اوصاف و خصوصیت کے اعتبار سے ہر فرد اپنے مقام پر نوع مستقل ہے۔ آفرینش انسان کی مفصل یا مجمل تاریخ پر ایک اجمالی نظر بتلا سکتی ہے کہ آج بھی انسان کی تشکل و شباہت اس کے اعضا و جوارح اس کا ڈھانچہ جسمانی ساخت ٹھیک وہی ہے سب چیزیں وہی ہیں جو دنیا کے پہلے انسان کی تھیں لیکن دماغی کیفیت کا حال ان سے جداگانہ ہے۔ ان میں برابر ارتقاء و اختلاف جاری ہے اب اگر انسان کی اس ارتقائے دماغی پر غور کیا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ ماقبل و مابعد ادوار و ازمان کی تاریخ میں ارتقائے دماغی کی آخری ترین سرحد اگر کوئی معلوم ہو سکتی ہے کہ تو وہ ذات قدسی صفات آقائے نامدار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، لغات قاموس نے لفظ "محمد" کے ایک معنی قضاء الحق کے بھی بتلائے ہیں۔ پس لفظ "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ وہ جس کا حق پورا کر دیا گیا ہو۔ یعنی قدرت کی جانب سے نوع انسان کو جس مرحلہ کمال تک پہنچانا مقصود تھا اور انسان کا اپنے خالق پر جو حق، تخلیق مقرر تھا وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پورا کر دیا گیا۔ علم و عمل، خلق و خلق دماغ و کردار، ارتقائے ذہنی و ارتقائے عملی بھی دو چیزیں انسان کا خلاصہ اور اس کی کائنات تخلیق کا لب لباب ہیں اول، ثانی کے لئے بنیاد ہے علم و عمل پر کر گزر

دماغ پر خلق عظیم قائم ہے یہ ایک عجیب نقطہ ہے جس کی تشریح کسی دوسرے مقام پر آئے گی جتنی ہی کسی انسان کی حالت مکمل ہوگی، اسی قدر اس کی خلقی کیفیت راسخ و مستحکم ہوگی۔ ایک کا کمال دوسرے کے کمال کی علامت اور ایک کا نقصان دوسرے کے نقصان کی نشانی ہے تاریخی طور پر یہ امر ثابت ہے کہ کیرکٹر اور اخلاق کی جملہ شاخوں کی پختگی اور تکمیل کا جو نمونہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک نے پیش کیا عالم انسانی اس کی نظیر سے عاجز ہے، حتیٰ کہ خود دشمنوں کے اقرار سے اس کو فرمادیا گیا۔ انّک لعلیٰ خلق عظیم محاورات عرب سے محمد کے یہ معنی معلوم ہوتے ہیں کہ کسی کام کو اپنی قدرت کے مطابق انجام دینا محاسبات میں پیرہ کے بھرپور پڑنے کے وقت حمدت بلاد (میں نے وار پورا کیا) کا محاورہ بہت مشہور ہے اسی معنی کو سامنے رکھتے ہوئے اور اوپر کے مضمون کو پیش نظر رکھ کے یہ کہا جا سکتا ہے کہ لفظ محمد صلی اللہ کے معنی مخلوق کامل کے بھی ہیں۔

منجملہ دیگر کمالات نبوت و معجزات رسالت کے ایک معجزہ گرامی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی بھی ہے یہ زندہ جاوید معجزہ بعثت کے وقت سے تا ہنوز اپنے فضائل کو شہادتیں پیش کر رہا ہے۔ صاحب قاموس نے لکھا ہے کہ محمد الذی یحمد مرۃ بعد مرۃ جس کی تعریف کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو۔ تعریف کے بعد تعریف اور توصیف پر توصیف ہوتی رہے۔ زمانہ جوں جوں بڑھتا جاتا ہے، اور انسان اپنی سعی کوشش کے مطابق جس درجہ ترقی کرتا جاتا ہے محض اعتقاداً نہیں بلکہ واقعتاً رسالتمآب روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات سے پردہ اٹھتا ہے علماء و فضلاء یورپ کی اکثریت تاریخ اسلام کے ماتحت اپنا مطالعہ جس قدر گہرا کرتی جاتی ہے دنیا کی مختلف پریشانیوں اور بے قراریوں کو معدوم کرنے کی ضرورت جتنی ہی ان کے نزدیک بڑھتی جاتی ہے بادل نخواستہ انہیں اسی راہ کی طرف آنا پڑتا ہے اور زبان اعتراف کھولنا پڑتا ہے۔ بے شبہ پیغمبر عرب کے قوانین دنیا کی ضرورتوں کے لحاظ سے جو سامان جمیلہ کی جا رہی ہیں انہوں نے تجربہ کرا دیا کہ جب کبھی اصلی صورت ان کے سامنے پیش کی گئی ہے تو انہوں نے یہی کہا کہ یہی تو ہمارا کعبہ مقصود ہے۔

اس باب کی دوسری خاصیت یہ بھی ہے کہ وہ کسی کام کے اس طور پر ہونے کے ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنے تمام پہلوؤں کا استقصا کئے ہوئے ہے۔ کوئی جزء اس سے چھوٹا ہوا، نہیں ہے استعمال میں آتا ہے قتلہ تقتیلاً یعنی خوب خوب قتل کیا اس خاصیت کا لحاظ رکھتے ہوئے نام مبارک کے یہ معنی معلوم ہوتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جس کا جزء جزء قابل تعریف ہے اصلاح نفس، تدبیر منزل اور تدبیر مدن کی وہ کون سی شاخ ہے جس کا عملی نمونہ ذات قدسی صفات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش نہیں کر دیا۔ انبیاء علیہم السلام کا تمام تر سلسلہ عالم میں ایک خاص ترتیب و نظام کے ساتھ آیا اور ہر ایک اپنے اندر کوئی نہ کوئی کمال اخلاقی یا عرفانی یا انتظامی لایا یہ بابرکت سلسلہ جب اپنی حد نہایت کو پہنچا تو ضرورت ہوئی کہ عالم انسان کے سامنے ایک ایسا نمونہ کامل پیش کیا جائے جو ان تمام صفات کا جامع اور فضائل کا آئینہ ہو جس کی زندگی کو سامنے رکھ کر ہر ہوا

مستی مسیحانہ اخلاق، ابراہیمی محبت بیک وقت نظر کے سامنے آجائے۔ اور پھر ان تمام اوصاف میں وہ اپنے متقدمین میں سب بالاتر ہو وہ ہستی کا جامع اور برزخ کامل ذات پاک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح السلام نے اپنی بشارت میں لفظ "احمد" فرمایا یعنی وہ آنے کا جو اپنے تمام پہلے آنے والوں کا سردار اور سب پر فائق ہوگا۔ دنیا کے تمام بڑے بڑے مذاہب نے اپنی کامل نشوونما جب ہی پائی ہے جب وہ معرفت و روحانیت کی گود سے نکل کر سلطنت اور حکومت کی گود میں چلے گئے ہیں۔ مسیحی مذہب کی ترقی رومی بادشاہوں کے رہین احسان ہے بودھ نے بہت کچھ تبلیغ کی لیکن اس کا عالمگیر مذہب بھی اسی وقت اپنی تکمیل کر سکا جب وہ اشوک خاندان کی سرپرستی میں آگیا لیکن اسلام اپنی تاریخ میں بالکل علیحدہ ہے وہ جن جن ملکوں میں گیا۔ اور جن جن جماعتوں میں پھیلا

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت کے

مرکزی چھ سالانہ انتخابات

اراکین مجلس عمومی کی خدمت میں درخواست ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے چھ مرکزی سالہ انتخابات مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک بوقت صبح ۹ بجے بمقام صدیق آباد مسلم کالونی میں ہوں گے۔ عالمی مجلس کی مجلس عمومی کے اراکین سے درخواست ہے کہ وہ اس اجلاس میں شرکت فرمائیں اور اگر کسی عذر کی وجہ سے کسی رکن کی شرکت ممکن نہ ہو تو وہ اپنی رائے گرامی تحریری طور پر اجلاس سے پہلے دفتر مرکزیہ کے پتہ پر بھجوا سکتے ہیں۔

العارض ——— عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان

اخلاق وروحانیت سے گیا غریب تھا اسلام میں روحانیت اور مذہب کے داخلے کے بعد کی گئی ہے افریقہ اور ہندوستان کی نظریں اس بارہ میں بہت صاف ہیں اس صاف نعت کے کفیل اور ان کی زندگی عالم انسان کے لئے ایک بہترین نمونہ ہے۔ اہل ایشیا کا رجحان طبعی جتنا روحانیت اور سادگی کی طرف بڑھ رہا ہے اسی قدر وہ پیغمبر عالم محمد رسول اللہ علیہ وسلم سے قریب تر ہوتا جاتا ہے۔" یہ دنیا کا صرف واحد معجزہ ہے نام مبارک تیرہ سو برس پہلے سے اس آنے والی حالت کا پتہ دے رہا ہے۔ مستقبل کی بین دنیا کی عمر جس قدر دراز ہوگی خواہ وہ اپنی موجودہ حالت میں ترقی کرے جس کی بظاہر امید نہیں اور خواہ اپنے پچھلے سبق دہرائے دونوں حالتوں میں اسے کمالات نبوت کے اعتراف سے چارہ نہ ہوگا۔ اس حیثیت سے نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجیح سلسلہ اوصاف دکھا رہا ہوگا۔

جیسا اوپر کہا گیا ہے عام طور سے اشخاص کے نام اور اوصاف باہم کوئی نسبت نہیں رکھتے۔ شاذ ونادر اتفاقی حیثیت سے تناسب بھی مل جاتا ہے اور ایسا تو کبھی نہیں ہوا کہ کسی انسان کا وہ نام رکھا گیا ہو جو اس کی تمام زندگی کا آئینہ اور اس کے شعبہ ہائے حیات کی تفصیل ہو۔ مگر نام نامی آقائے نامدار اس سے مستثنیٰ ہے۔ اس مطابقت سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس خاص نام کے رکھنے کے متعلق حضرت عبدالمطلب کو ایک غیبی تحریک ہوئی۔ اب غور کیا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا خلاصہ دوست ودشمن کی یکساں تنقید حاضر و غائب کی رائے زنی کا ماحصل اس کے سوائے اور کچھ نہیں کہ علم وعمل کا ہر پہلو باطن خلق وخلق ہر حیثیت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی قابل تعریف تھی اور اسی خلاصہ حیات کا ترجمہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس سے بھی زیادہ عجیب امر یہ ہے کہ نام مبارک حضور کے نہ صرف نبی بلکہ خاتم النبیین ہونے کی دلیل بھی ہے کمال و کمال اخلاق بھی انبیاء علیہم السلام کی خصوصی اور ممتاز صفات میں سے ہیں۔ دوسرے انبیاء محمود کیا جیسے صرف (پھیر دیا) یعنی کسی طاقت نے بے اختیار کرکے پھیر دیا۔ اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی ہیں وہ جس کی تعریف بے اختیار کی گئی ہو۔ اس معنی سے اس قوت جاذبہ اور کشش اصلی کی طرف

باقی ص ۹ پر

گناہوں سے توبہ کرو

محمد شفیع عمر الدین میرپور خاص سندھ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :۔

افلا یتوبون الی اللہ ویستغفرونہ واللہ غفور رحیم ۔ (المائدۃ ۔ آیت ۷۴)

ترجمہ :۔ پس کیوں نہیں توبہ کرتے اللہ کے آگے اور گناہ بخشواتے اس سے۔ اور اللہ ہے بخشنے والا مہربان۔

(حضرت شیخ الہندؒ)

(ف) یہ اس غفور رحیم کی شان ہے کہ ایسے گستاخ مجرم بھی جب شرمندہ ہو کر اور اصلاح کا عزم کر کے حاضر ہوں تو ایک منٹ میں عمر بھر کے جرائم معاف فرما دیتے ہیں۔

(حضرت شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانیؒ)

اس آیت شریفہ میں اگرچہ نصاریٰ کو ایمان لاکر توبہ واستغفار کی دعوت دی گئی ہے۔ مگر غفور رحیم کی بخشش کا دروازہ سب بندوں کے لئے کھلا ہے۔ لہٰذا ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش کے اس اعلان سے مستفیض ہونے میں اپنی سعادت سمجھے۔ اور سچے دل سے توبہ واستغفار کرتا رہے۔

گناہ کرنے کے بعد توبہ کرنا

جب کسی شخص سے کوئی خطا یا گناہ سرزد ہو جائے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے دونوں ہاتھ دعا کی طرح اٹھا کر کہے۔

اللّٰھم اتوب الیک منھا لا ارجع الیھا ابداً ط

ترجمہ :۔ اے اللہ تیرے سامنے (ان گناہوں سے) توبہ کرتا ہوں (اور) اب کبھی انہیں نہیں کروں گا۔

اس دعا مانگنے والے شخص کے تمام گناہ اور قصور معاف ہو جاتے ہیں جب تک وہ دوبارہ گناہوں میں مبتلا نہ ہو جائے۔ (حصن حصین)

گنہگاروں کو بخشش کا مژدہ

گنہگار بندوں کے لئے حضرت سیدنا و مولانا مجدد نقشبند ثانی سرہندیؒ کا ارشاد بڑا ہمت افزا اور مایوسی سے بچانے والا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ :۔

گر بدم ور نیکم از آن توام

(اے اللہ اگر میں بد ہوں یا نیک بہرحال تیرے ہی بندوں میں سے ہوں)

میں نہایت ہی بدکار ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا عذاب سہنے سے نہایت عاجز ہوں۔ اس کا عذاب سخت ہے۔ اور ہم کمال غفلت میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

(ترجمہ) اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ بیشک اللہ سب گناہ بخش دے گا۔ (الزمر۔ آیت ۵۳)

لہٰذا گنہگار اس بخشش کی تسلی پر زندہ ہیں۔ اور نہایت ہی شرمندہ ہیں۔ (از مکتوب ۸۵۔ حصہ اول)

جبکہ عمر گناہوں میں صرف ہو گئی ہے۔ اور گناہ بھی حد سے بڑھے ہوئے ہیں اس لئے توبہ کا بیان سب سے اہم ترین جانتا ہوں۔ اور اس کا شغل فرض عین سمجھتا ہوں۔ گناہوں کی شرمندگی کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل کا امیدوار رکھتا ہوں۔ بے شک اللہ سب گناہ بخش دے گا۔

لہٰذا دل وجان سے استغفار وتضرع کریں۔

نماز توبہ

جو کوئی گناہ کرے۔ پھر اٹھ کر اچھی طرح غسل و وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے۔ اور اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی بخشش مانگے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ (حصن حصین)

اس ضمن میں حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ ہدایت فرماتے ہیں کہ :۔

دو رکعت نماز توبہ کی نیت سے پڑھ کر دعا مانگو :۔

باقی ص۲ پر

بخل کی مذمت

مولانا حافظ مشتاق احمد عباسی

اسلام دین رحمت ہے اس کے ہر حکم میں خیر ہی خیر ہے۔ ان میں سے انفاق فی سبیل اللہ ہے یعنی سخاوت۔ سخاوت کا مطلب اللہ کو راضی کرنے کے لئے مخلوق خدا کی بہتری و فلاح کیلئے اپنے مال و صلاحیتوں کو خرچ کرنا۔ سخاوت سے ملک خوشحال ہوتا ہے۔ اتفاق پیدا ہوتا ہے اور انسان کے مال وغیرہ میں بھی برکت ہوتی ہے۔ بخل اور مال وغیرہ کو روکنے اور خرچ نہ کرنے سے خود بھی انسان پریشان ہوتا ہے اور معاشرہ میں بھی خرابیاں جنم لیتی ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی روایت کرتے ہیں فرمایا حضورؐ نے بخیل خدا کا دشمن ہے اگرچہ زاہد ہو اور فرمایا بخل سے دور رہو کیونکہ تم سے پہلے ایک قوم بخل کی وجہ سے ہلاک ہو چکی ہے اور فرمایا تین چیزیں آدمی کو ہلاک کرنے والی ہیں۔

(۱) بخل۔ (۲) خواہش نفسانی۔ (۳) تکبر۔

اور فرمایا اللہ بخیل کو جنت میں داخل نہ کرے گا اور فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ دو فرشتے ندا کرتے ہیں۔

"یا اللہ! جو خرچ کرے اس کو اور بھی زیادہ عطا فرما اور جو بخل کرے اس کا مال ضائع کر"

اور فرمایا اللہ تین آدمیوں کو دشمن رکھتا ہے:۔

(۱) بوڑھا بدکار۔

(۲) مالدار مغرور۔

(۳) بخیل۔

اور فرمایا بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہوتے اور اگر ایمان غالب ہوتا ہے تو بخل دور ہو جاتا ہے اور اگر بخل غالب ہوتا ہے تو ایمان جاتا رہتا ہے۔

اور فرمایا جو شخص اپنے اوپر بخل کا دروازہ کھولتا ہے اللہ اس پر اپنی رحمت کا دروازہ بند کر دیتا ہے اور فرمایا حضورؐ نے آدمی کو بخیل اور بزدل نہ بننا چاہیئے۔ صاحب ذخیرہ نے لکھا ہے کہ بخیل کی گواہی غیر معتبر ہے کیونکہ وہ بامروت نہیں ہوتا۔ شعبیؒ فرماتے ہیں کہ دوزخ میں زیادہ جلانے والی دو خصلتیں ہیں بخیلی اور جھوٹ۔ داناؤں کا قول ہے کہ تین آدمیوں کو لوگ دشمن رکھتے ہیں:۔

(۱) ظالم (۲) بخیل۔ (۳) زیادہ کھانے والا۔

بخل یہ ہے کہ جہاں خرچ کرنے کا حکم ہے آدمی وہاں خرچ نہ کرے مثلاً زکوٰۃ ادا نہ کرنا۔ صدقہ نہ دینا قربانی نہ کرنا باوجود استطاعت کے، اہل و عیال کو باوجود قدرت کے نفقہ نہ دینا۔ والدین پر خرچ نہ کرنا ولیمہ شرعی نہ کرنا۔ عقیقہ نہ کرنا۔ اپنے نوکروں ملازموں کو بھوکا رکھنا۔ مہمان کی ضیافت نہ کرنا۔ اور حقدار سائل کو نہ دینا۔ حتی کہ بلی کو ٹکڑا نہ ڈالنا ہمسایہ کو بھوکا پاکر اس کو نہ دینا وغیرہ وغیرہ۔

بخل نہایت ہی مہلک بیماری ہے اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اس سے محفوظ فرمائے۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ بخیل مال جمع کرتا رہتا ہے اور جب مر جاتا ہے تو دوسرے مزے کرتے ہیں اور بخیل حسرت و افسوس لے کر جاتا ہے۔ اللہ کی شان ہے سخاوت سے مال بڑھتا ہے اور بخل سے گھٹتا ہے جس طرح کنوئیں کا پانی جتنا نکالا جائے زیادہ نکلتا ہے

[illegible] ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی زہریلا بھی ہو جاتا ہے حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں۔

سخیاں ز اموال بری خورند۔

بخیلاں غم سیم و زر می خورند۔

ترجمہ:۔ سخی مال سے پھل و نعمتیں کھاتے ہیں۔ اور بخیل سونے چاندی جمع کرنے کا غم کھاتے ہیں۔

یعنی ہر وقت مال جوڑنے جمع کرنے کی فکر لگی رہتی ہے اور اسی غم میں گھلتے رہتے ہیں۔

حضرت جابرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ ہر احسان (نیکی) صدقہ ہے اور جو کچھ آدمی اپنے نفس اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے وہ صدقہ ہے اور جو کچھ اپنی آبرو کی حفاظت میں خرچ کرے وہ صدقہ ہے اور مسلمان جو کچھ شریعت کے موافق خرچ کرتا ہے اللہ جل شانہ اس کے بدل کے ذمہ دار ہیں مگر وہ خرچ جو گناہ یا تعمیر میں کیا ہو یعنی بلاضرورت تعمیر یا فضول خرچ تعمیر پر صرف کرنا۔ حالانکہ سادہ طریق پر مکان بنوایا جا سکتا ہے۔

حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ مجھ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خوب خرچ کیا کرو اور جوڑ جوڑ کر یعنی گن گن کر مت رکھا کرو ورنہ اللہ تجھے اسی طرح گن گن کر عطا کرے گا اور جمع کرکے مت رکھو ورنہ اللہ جل شانہ بھی تجھ سے جمع کرکے رکھنے لگے گا عطا کر جتنا ہو سکے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص وفات پا گیا تو لوگ کہنے لگے کہ یہ جنتی آدمی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا۔

باقی ص۲۴ پر

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر ۷۴۵۸۰۳

مسجد کے فضائل و ضروری آداب و احکام

ماخذ "درس قرآن" مؤلفہ: الحاج محمد احمد صاحب

فی بیوت اذن اللہ ۳۶ تا بغیر حساب ۵ ۳۸

(سورۃ النور۔ پ ۱۸)

لفظی ترجمہ:۔ وہ (یعنی اہل ہدایت) ایسے گھروں میں ہیں جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اُن کا ادب کیا جائے اور ان میں اللہ کا نام لیا جائے۔ ان میں ایسے لوگ صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ ۳۶ جن کو اللہ کی یاد سے نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے نہ خرید غفلت میں ڈالنے پاتی ہے اور نہ فروخت۔ وہ ایسے دن سے ڈرتے رہتے ہیں جن میں بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ جاویں گی۔ ۳۷ انجام یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اعمال کا بہت ہی اچھا بدلہ دیگا اور ان کو اپنے فضل سے اور بھی زیادہ دے گا اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہے بے شمار دے دیتا ہے۔ (۳۸) (سورۃ النور۔ پ ۱۸)

تفسیر و تشریح:۔ ان آیات سے متعلق بیان گذشتہ درس میں ہو چکا ہے جس میں اہل ہدایت کا حال بیان فرماتے ہوئے بتلایا گیا تھا کہ وہ ایسے گھروں میں جا کر عبادت کرتے ہیں جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان کا ادب و احترام کیا جائے اور ان میں اللہ کا نام لیا جائے۔ یہاں مفسرین نے گھروں سے مراد مسجدیں لی ہیں۔ تو چونکہ مساجد کا ادب اور ان میں ذکر اللہ کی تاکید اللہ تعالیٰ نے حکماً فرمائی ہے۔ اس لئے مفسرین نے یہاں ان آیات کے تحت اجمالاً یا تفصیلاً احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد کے فضائل و ضروری آداب و احکام بھی بیان فرمائے ہیں جو مختصراً اس درس میں بیان کئے جاتے ہیں۔

مساجد کے فضائل:۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بیشک زمین میں اللہ کے گھر مساجد ہیں اور اللہ نے ذمہ لیا ہے کہ اس شخص کا اکرام کرے گا جو اس کی زیارت کے لئے مساجد میں آئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مساجد کی عظمت درحقیقت خداوند قدوس کی عظمت ہے اسی طرح ان کی بے ادبی العیاذ باللہ خداوند کبریا کی بے ادبی ہے۔

ایک حدیث میں مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجدیں بازار ہیں۔ آخرت کے بازاروں میں سے جو شخص ان میں داخل ہو گیا وہ اللہ کا مہمان ہے اس کی مہمانی مغفرت ہے اور اس کے لئے تحفہ تکریم و تعظیم ہے۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ دنیا کی تمام جگہوں میں سب سے پیاری جگہ اللہ کے نزدیک اس کی مساجد ہیں اور تمام جگہوں میں بدترین جگہ بازار ہیں (اور اس کی وجہ ظاہر ہے کہ پیدائش عالم کا مقصد بحکم قرآن کریم صرف ذکر اللہ اور اس کی اطاعت ہے اس لئے جو جگہیں اس مقصد کو زیادہ ادا کرتی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین ہیں اور جن جگہوں میں ذکر اللہ کے بجائے غفلت اور طاعت کے بجائے معصیت ہوتی ہے وہ اللہ کے نزدیک بدترین ہیں۔ مساجد چونکہ ذکر اللہ کے لیے بنائی گئی ہیں اس لئے وہ بہترین جگہیں ہیں اور بازار چونکہ عموماً غفلت، معاصی، جھوٹ، شور و شغب اور جھگڑے، قصوں کی جگہ ہے اس لئے اللہ کے نزدیک مبغوض ترین ہیں۔ اس لئے سنت ہے کہ جب بازار میں داخل ہو تو یہ کلمہ پڑھے۔ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت وھو علی کل شیء قدیر:۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص بازار میں داخل ہونے کے وقت یہ کلمہ پڑھے اس کے لئے ایک لاکھ ثواب لکھے جاتے ہیں اور ایک لاکھ گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور ایک لاکھ درجات بلند کئے جاتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے بعض صحابہ کرام سے روایت کیا جاتا ہے کہ وہ کبھی صرف اس کلمہ کو پڑھنے اور اس ثواب عظیم حاصل کرنے کے لئے ہی بازار جایا کرتے تھے۔

عورتوں کے لیے مسجد کی نماز سے افضل گھر کی نماز ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عورتوں کی بہترین مسجد گھر کے اندر کا کونہ ہے۔ حتی کہ خانہ کعبہ میں بھی عورتوں کے لئے گھر کی نماز حرم شریف کی نماز سے افضل ہے۔ اسی لیے سنت ہے کہ اپنے گھر میں کوئی جگہ خاص نماز کے لیے کر لی جائے۔ اور اس کو پاک صاف رکھا جائے اور اس میں خوشبو لگائی جائے۔ حدیث میں اس جگہ کے لئے ہی مسجد ہی کا لفظ بولا گیا ہے۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں مسجدیں بنانے کا حکم دیا ہے اور یہ کہ ان کو صاف رکھا جائے اور ان میں خوشبو لگائی جائے۔ اگرچہ ان جگہوں میں نماز پڑھنے کی عام اجازت نہ ہونے کی وجہ سے یہ بالکل مسجد کے حکم میں نہیں لیکن تاہم حدیث میں ان کو بھی مسجد کہا گیا ہے۔ عورتیں اگر اعتکاف کرنا چاہیں تو اسی گھر کی مسجد میں کر سکتی ہیں۔ فقہا نے لکھا ہے کہ مرد مسلمان کے لیے مستحب ہے کہ اپنے گھر میں ایک مسجد بنا لے جس میں سنتیں اور نوافل پڑھا کرے لیکن اس کے واسطے بالکل مسجد کا حکم نہیں مثلاً عورتیں بحالت حیض اس میں داخل ہو سکتی ہیں بخلاف مساجد کے کہ ان میں حائضہ کا داخل ہونا جائز نہیں۔

مساجد کی صفائی سنت ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ مسجدوں کو صاف رکھا جائے اور ان میں خوشبو لگائی جائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے غبار کو کھجور کی ٹہنی سے صاف کرتے تھے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے اعمال کے ثواب سب میرے سامنے پیش کئے گئے یہاں تک کہ ایک تنکا جس کو کہ کسی

شخص نے مسجد سے نکال دیا ہو اس کا ثواب بھی پیش کیا گیا اور میرے سامنے امت کے گناہ بھی سب پیش کیے گئے پس میں نے کوئی گناہ اس سے بڑا نہیں دیکھا کہ آدمی قرآن مجید کی کوئی سورت یا آیت یاد کرکے پھر بھول جائے۔ حدیث میں ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی جب اس کا انتقال ہوا تو چونکہ رات کا وقت تھا صحابہ کرامؓ نے یہ سمجھ کر کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کی گئی کہ آپ تشریف لائیں گے اور اندھیرے میں آپکو تکلیف ہوگی۔ اُس میت کو خود ہی نماز پڑھ کر دفن کر دیا اور آپ کو اس وقت اطلاع نہیں کی، جب صبح کو اطلاع ہوئی تو فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا انتقال ہو تو مجھے خبر کر دیا کرو۔ میں نے اس عورت کو جنت میں دیکھا ہے اس لئے کہ وہ مسجد سے کوڑا کباڑ اٹھا دیتی تھی۔ مگر واضح رہے کہ صفائی اور چیز ہے اور زینت، گلکاری، رنگا رنگ کے نقش و نگار اور بیل بوٹے اور شے ہے۔ مسجد کی صفائی ضروری اور باعث اجر و ثواب ہے لیکن عدم زینت اور گلکاریاں مکروہ ہے مذموم ہے۔

حدیث میں حضرت عمر فاروقؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی قوم کا کام بگڑتا ہے تو اپنی مسجدوں کو نقش و نگار اور بیل بوٹوں سے آراستہ کرنے لگتے ہیں۔ اور حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنی مساجد کو مزین کرنے لگو جو کہ نماز میں مخل ہو اور اپنے قرآنوں کو ایسا آراستہ کر دو جو کہ حضور قلب میں مخل نہ ہو تو سمجھو کہ یہ تمہاری ہلاکت کا وقت ہے۔ حضرت ابن عباسؓ مساجد کی سجاوٹ اور زیب و زینت یہود و نصاریٰ کا دستور فرماتے تھے اور اس سے ناراضگی کے لہجہ میں پیش گوئی فرماتے ہیں کہ تم مساجد کو مزین کرو گے جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کیا۔"

مگر افسوس کہ ہم باوجود ان تنبیہات کے ان مکروہات سے نہ بچ سکے۔ دیکھ لیجئے بعض مساجد میں شب برات اور شب معراج وغیرہ راتوں میں مسجد جو عبادت گاہ ہے اس کو کثرت چراغاں اور جھالروں کی روشنی وغیرہ سے تماشہ گاہ بنایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی سمجھ عطا فرمائیں۔ مسجد میں لوبان، عود وغیرہ کی دھونی دینا، اگر کی بتیاں جلانا سنت ہے اور صحابہ کرامؓ کا ہمیشہ یہ دستور رہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اپنی مسجدوں سے نا سمجھ بچوں، پاگلوں کو علیحدہ رکھو اور ان کی اپنی خرید و فروخت اور شور و شغب سے پاک رکھو اور سزا دینے اور تلوار کھینچنے سے پاک رکھو اور ان کے دروازوں پر وضو خانہ بناؤ۔ اور ان کو ہر جمعہ کے دن خوشبو کی دھونی دیا کرو۔ اس ارشاد کے مطابق حضرت عمر فاروقؓ ہر جمعہ کے روز مسجد میں دھونی دیا کرتے تھے۔

افسوس کہ لوگ مساجد کے اندر طرح طرح کے مکروہ تکلفات کرتے ہیں مگر اس سنت کی طرف توجہ نہیں۔ جہاں مسجد کو خوشبو وغیرہ کی دھونی دینے کا حکم ہے وہیں بدبودار چیز سے بچانے اور مسجدوں میں نہ لانے کا حکم بھی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص بدبودار درخت کھائے یعنی کچی پیاز کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے اس لئے کہ فرشتوں کو بھی ان تمام چیزوں سے ایذا پہنچتی ہے جس سے انسانوں کو ایذا ہوتی ہے، مراد یہ ہے کہ جب تک اس کی بدبو منہ سے نہ جائے، اس وقت تک مسجد میں نہ داخل ہو۔ اور یہی حکم ہر بدبودار چیز کا ہے، جیسے حقہ، سگریٹ، بیڑی، کچی مولی، لہسن وغیرہ حقہ سگریٹ پینے والے کثرت سے اس میں غفلت کرتے ہیں۔

جس شخص کو غسل کی حاجت ہو اس کو مسجد میں داخل ہونا حرام ہے اسی طرح حائضہ اور نفاس والی عورت کو بھی مسجد میں داخل ہونا حرام ہے۔ اگر مسجد کے دو دروازے ہوں تو ایک سے داخل ہو دوسرے سے گزر جانا اور مسجد کو گزرگاہ یعنی راستہ بنانا ناجائز ہے۔ البتہ اگر کسی عذر سے کبھی اتفاقاً مسجد سے گزر گیا تو اس کی گنجائش ہے۔ لیکن اس کی عادت ڈالنا ناجائز ہے اور وہ شخص جو ایسا کرے فقہاء نے اُسے فاسق قرار دیا ہے۔

جب مسجد میں داخل ہو تو مستحب ہے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے جس کو تحیۃ المسجد کہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعلیم فرمائی ہے لیکن یہ تحیۃ المسجد صرف ظہر، عصر اور عشاء میں مستحب ہے۔ فجر کی نماز فرض سے پہلے سوائے سنت فجر کے اور کوئی نوافل نہ پڑھنا چاہیے۔ اور مغرب کی نماز سے پہلے بھی حنفیہ کے ہاں کوئی نفل پڑھنا مستحب نہیں۔ جو شخص کثرت سے مسجد میں آتا جاتا رہتا ہے تو اس کے لیے ہر روز صرف ایک مرتبہ دو رکعتیں پڑھ لینا تحیۃ المسجد کے لیے کافی ہے۔

گم شدہ چیز کے لیے مسجد میں اعلان کرکے تلاش کرنا بھی ناجائز ہے۔ صحیح حدیث میں حضرت ابوہریرہؓ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ سنے کہ کوئی آدمی اپنی گمشدہ چیز کو مسجد میں ڈھونڈ رہا ہے تو اس کو چاہیئے کہ یہ کہے کہ خدا اس کی چیز اس کو واپس نہ دے اس لیے کہ مسجدیں اس کام کے لیے نہیں بنائی گئی ہیں۔ مسجد میں کھانا کھانا اور سونا جائز نہیں سوائے مسافر اور معتکف کے کہ اس کو مسجد میں کھانا اور سونا جائز ہے۔ مسجد میں ذکر جہر کرنا اور ایسی بلند آواز سے تلاوت قرآن کرنا جس سے کسی کی نماز و تسبیح میں خلل ہو ناجائز ہیں البتہ اگر مسجد میں کوئی آدمی نماز یا تسبیح وغیرہ میں مشغول نہ ہو تو پھر بعض علماء نے اجازت دی ہے۔

جو دنیا کی باتیں خارج مسجد جائز اور مباح ہیں مسجد میں وہ بھی ناجائز ہیں۔ اور جو خارج مسجد بھی ناجائز ہوں وہ مسجد میں سخت حرام ہیں۔ لکھا ہے کہ مسجد میں دنیا کی باتیں نیکیوں کو اس طرح کھا لیتی ہیں جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا لیتی ہے اور لکھا ہے کہ جو شخص مسجد میں دنیا کی باتیں کرنے کی غرض سے نہ بیٹھے بلکہ اتفاقی طور سے کوئی دنیا کی ضروری بات آہستہ سے کہہ دے تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن اولیٰ یہ ہے کہ اس سے بھی بچے جیسا کہ صحابہ کرامؓ اور سلف صالحین کے عمل سے ظاہر ہے۔

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون۔ ۴۳۵۵۴۳ —

علامہ ابن ہمام فتح القدیر میں لکھتے ہیں کہ مسجد میں دنیا کی باتیں نیکیوں کو اس طرح صفایا کر دیتی ہیں جیسے چوپائے گھاس کھا جاتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ جب کوئی مسجد میں دنیا کی باتیں شروع کرتا ہے تو فرشتے پہلے کہتے ہیں یا ولی اللہ اے اللہ کے ولی چپ رہ پھر اگر وہ چپ نہیں ہوتا اور باتوں میں لگا رہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اُسکت یا بغیض اللہ اے اللہ کے دشمن چپ رہ پھر اگر اس پر بھی خاموش نہیں ہوتا اور باتیں کرتا چلا جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اُسکت لعنت اللہ علیک تجھ پر خدا کی لعنت چپ رہ۔ تو مسجد میں آئے تھے کہ ثواب لے کر جائیں اور نور ہدایت سے قلب منور کریں اس کی بجائے فرشتوں کی بددعائیں لے کر لوٹتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے مساجد میں دنیا کی باتیں کرنے سے ہم کو کامل طور پر بچائیں۔

ان آیات کے تحت مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے اپنی تفسیر معارف القرآن جلد ۲ صہ ۳۷۹ میں لکھا ہے کہ امام قرطبیؒ نے آداب مساجد میں پندرہ چیزوں کا ذکر فرمایا ہے۔

اول یہ کہ مسجد میں پہنچے پر اگر کچھ لوگوں کو بیٹھا دیکھے تو اُن کو سلام کرے اور کوئی نہ ہو تو السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین کہے لیکن اس صورت میں ہے جبکہ مسجد کے حاضرین نفل نماز یا تلاوت و تسبیح وغیرہ میں مشغول نہ ہوں ورنہ ان کو سلام کرنا درست نہیں۔

دوسرے یہ کہ مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد کی پڑھے یہ بھی جب ہے کہ اس وقت نماز پڑھنا مکروہ نہ ہو۔ مثلاً عین آفتاب کے طلوع یا غروب یا استواء النصف النہار کا وقت نہ ہو۔

تیسرے یہ کہ مسجد میں خرید و فروخت نہ کرے۔

چوتھے یہ کہ وہاں تیر و تلوار نہ نکالے۔

پانچویں یہ کہ مسجد میں اپنی گم شدہ چیز تلاش کرنے کا اعلان نہ کرے۔

چھٹے یہ کہ مسجد میں آواز بلند نہ کرے۔

ساتویں یہ کہ وہاں دنیا کی باتیں نہ کرے۔

آٹھویں یہ کہ مسجد میں بیٹھنے کی جگہ میں کسی سے جھگڑا نہ کرے

نویں یہ کہ جہاں صف میں پوری جگہ نہ ہو وہاں گھس کر لوگوں میں تنگی پیدا نہ کرے۔

دسویں یہ کہ کسی نماز پڑھنے والے کے آگے سے نہ گزرے

گیارہویں یہ کہ مسجد میں تھوکنے اور ناک صاف کرنے سے پرہیز کرے۔

بارہویں یہ کہ اپنی انگلیاں نہ چٹخائے۔

تیرہویں یہ کہ اپنے بدن کے کسی حصے سے کھیل نہ کرے۔

چودھویں یہ کہ نجاسات سے پاک صاف رہے اور کسی چھوٹے بچے یا مجنون کو ساتھ نہ لے جائے۔

پندرہویں یہ کہ وہاں کثرت سے ذکر اللہ میں مشغول رہے۔

امام قرطبیؒ نے یہ پندرہ آداب لکھنے کے بعد فرمایا ہے کہ جس نے یہ کام کر لیے اس نے مسجد کا حق ادا کر دیا اور مسجد اس کے لئے حرز و امان کی جگہ بن گئی۔

خلاصہ یہ کہ تمام دنیا کے شاہی درباروں اور عدالتوں کے خاص خاص آداب مقرر ہوتے ہیں، چونکہ مسجد تمام بادشاہوں کے پیدا کرنے والے کا عظیم الشان دربار ہے اس لیے اس کے بھی کچھ آداب ہیں جو اس دربار کے ناظم یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سکھلائے اور بتلائے ہیں اور مسلمانوں پر ضروری ہے کہ ان کو معلوم کرے اور ان کے موافق چلنے کی کوشش کرے اور سب سے بڑا حق ان مساجد کا یہی ہے کہ پانچوں وقت کی نماز کے لئے یہاں حاضری دی جائے اور جماعت سے فرض نماز ادا کی جائے۔

دُعا کیجئے کہ

حق تعالیٰ ہم کو اپنے گھر کی حاضری کے آداب کی توفیق کاملہ عطا فرمائیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہدایات آداب مساجد کی دی ہیں اُن پر ہم کو عمل پیرا ہونے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ یا اللہ گذشتہ میں ہم سے جو کوتاہیاں مسجد کے حقوق کی ادائیگی میں ہو چکی ہیں ان کو اپنی رحمت سے معاف فرمادیجئے اور آئندہ کے لئے اس دربار کی حاضری جملہ آداب کے ساتھ نصیب فرمائیے اور یہاں کی حاضری کی پوری پوری برکات نصیب فرمائیے اور اپنے نور ہدایت سے ہمارے قلوب منور فرمائیے۔ یا اللہ! آخرت کی طرف سے ہمارے دلوں

باقی صفحہ ۶ پر

ارشادِ باری تعالیٰ جل جلالہٗ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (پ ۲۲ ع ۴)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں پیغمبر پر۔ اے ایمان والو تم آپ پر رحمت بھیجا کرو۔ اور خوب سلام بھیجا کرو۔ (بیان القرآن)

ف:- اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بہت سے احکامات ارشاد فرمائے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور بہت سے انبیاء کرام کی توصیف و تعریف بھی فرمائی۔ ان کے بہت سے اعزاز و اکرام بھی فرمائے۔ حضرت آدمؑ کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حکم فرمایا کہ ان کو سجدہ کرو لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز و اکرام میں یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں۔ تم بھی کرو یہ اکرام صرف حضورؐ کے لئے ہے کہ اللہ نے صلوٰۃ کی نسبت اولاً اپنی طرف اپنے پاک فرشتوں کی طرف کرنے کے بعد اہل ایمان کو حکم فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اے مومنو تم بھی درود بھیجو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی۔ اس عمل کی کہ اللہ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ مومنین کی شرکت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ کا ارشاد ہے۔ من صلّی علیّ واحدۃ صلّی اللہ علیہ عشرًا۔ جو شخص نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجیں گے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔ البخیل من ذکرت عندہ ولم یصل علیّ۔

ترجمہ:- بخیل وہ شخص ہے کہ اس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

علماء نے ان نصوص کو سامنے رکھتے ہوئے درود شریف کا پڑھنا واجب قرار دیا۔ ہمارے اسلاف کا یہ حال رہا ہے کہ ساری ساری رات درود شریف پڑھتے ہوئے گزار دیتے تھے۔

آپ کے مسائل

اسٹیٹ میں کام کرنا کیسا ہے؟

عبدالرحیم ——— کراچی

ج: اسٹیٹ لائف انشورنش کا نظام سود اور جوئے پر مبنی ہے اس لیے اس کی ملازمت اور تنخواہ حلال نہیں۔ آپ کوئی دوسرا حلال ذریعہ معاش اختیار کریں۔

ختنہ کا مسئلہ

محمد منصف ——— بدین

س: ایک بچہ ہے جب اس کے والد ڈاکٹر کے پاس ختنہ کے لیے لے گیا جس پر ڈاکٹر نے کہا کہ اس بچہ کو ختنہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اب کیا کیا جائے؟

ج: اگر ختنہ قدرتی طور پر ہوئی ہوئی ہو تو ختنہ کرانے کی ضرورت نہیں۔

وراثت کی تقسیم کیسے ہوگی

کامل حسین ——— کراچی

س: میں مرنے سے قبل اپنے اثاثے کی تقسیم شریعت محمدی کے مطابق کرنا چاہتا ہوں۔ میرے ایک بیٹا اور ۶ بیٹیاں ہیں سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ (اثاثے) کی فروخت سے ایک لاکھ روپیہ حاصل ہوگا۔ بارہ ہزار روپیہ قرض ہے جو میں ادا کرنا چاہتا ہوں۔

ج: آپ کے اثاثہ کی تقسیم آپ کے فوت ہو جانے کے بعد ہوگی آپ اپنا قرض ادا کر دیں اور اپنی ضروریات پر خرچ کرتے رہیں آپ کی وفات کے بعد جو کچھ موجود ہوگا تو اس کو وارث تقسیم کر لیں گے۔ اگر آپ کی وفات کے وقت یہی وارث موجود ہوئے تو آپ کا ترکہ آٹھ حصوں میں تقسیم ہوگا۔ ان میں سے دو حصے لڑکے کے اور ایک ایک حصہ لڑکیوں کا ہوگا۔

وراثت کا مسئلہ

خورشید احمد ——— کوئٹہ

س: کہ ایک مکان میری والدہ مرحومہ نے میرے اور میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ کے نام کروایا تھا۔ اس وقت ہم دونوں کی شادی نہیں ہوئی تھی۔

ہم تین بھائی اور تین بہنیں ہیں جن میں سے بڑے بھائی صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے ماشاءاللہ بچے ہیں دوسرے بھائی کے بھی بچے ہیں۔ دو بہنوں کی بھی شادی ہو چکی ہے میری بھی شادی ہو گئی ہے اور ماشاءاللہ بچے بھی ہیں۔ لیکن میری دوسری بہن کی شادی نہیں ہوئی جو کہ مکان میں حصہ دار ہے اس کی عمر بھی ماشاءاللہ ۵۵ سال سے اوپر ہے وہ بہن میرے ساتھ قیام پذیر ہے۔ خداوند کریم اس کو سلامت رکھے۔ آپ سے مسئلہ یہ پوچھنا ہے کہ اگر خدانخواستہ اسے کچھ ہو جائے تو اس کے حصہ کا حق دار کون ہوگا؟ برائے کرم قرآن اور سنت کی روشنی میں مسئلہ کا حل تحریر کر دیں۔

ج: اگر آپ کی زندگی میں بہن کا انتقال ہو جائے تو اس کے وارث تنہا آپ ہوں گے اور اگر آپ کا انتقال پہلے ہو جائے تو اس کے وارث اس کے بھتیجے ہوں گے یعنی تینوں بھائیوں کے لڑکے۔

قضا نماز کیسے ادا کریں؟

سلطان احمد ——— حیدرآباد

س: میری عمر اس وقت ۲۵ سال ہے اور میں نے آپ کی دعاؤں سے نماز کی پابندی کی ہوئی ہے میں اس سے پہلے بھی نماز پڑھتا تھا مگر کبھی پڑھتا تھا کبھی چھوڑ دیتا تھا چھوٹنے کے دنوں کی تعداد زیادہ ہے۔

اس سے پہلے میں نے دو یا تین سال نماز پڑھی ہوگی

س ۱: معلوم یہ کرنا ہے کہ اب مجھے کتنے عرصہ کی قضا نماز پڑھنی ہوگی؟ مجھے نماز قضا کرنے یا ہونے کی صحیح تعداد یاد نہیں ہے۔

س ۲: کیا فجر کی نماز کے فوراً بعد قضا پڑھ سکتے ہیں؟

س ۳: کیا عصر و مغرب کے فوراً بعد قضا پڑھ سکتے ہیں؟

س ۴: ظہر کی نماز سے قبل جب کہ ابھی سنت کا وقت ہے کیا سنت چھوڑ کر قضا پڑھ سکتے ہیں؟ اسی طرح ظہر اور عشاء وغیرہ کی نفل نماز جو کہ بعد میں ادا کی جاتی ہے۔ چھوڑ کر قضا پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

س ۵: عشاء کی سنت جو کہ فرض سے قبل ادا کی جاتی ہے چھوڑ کر عشاء کی قضا پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

ج ۱: اگر آپ کو اپنے بالغ ہونے کی تاریخ معلوم ہے تو اس تاریخ سے ورنہ بارہ سال کی عمر (قمری حساب سے) پوری ہونے کے بعد سے اب تک آپ کی کتنی نمازیں قضا ہوئی ہوں گی؟ اس کا اندازہ کر لیں اور جتنے سالوں کی نمازیں بنتی ہوں ایک ایک کر کے اتنی نمازیں قضا پڑھ لیں۔

۲: پڑھ سکتے ہیں۔

۳: پڑھ سکتے ہیں۔

۴۔ عصر اور عشاء کی سنتوں کی جگہ قضا پڑھ سکتے ہیں۔

قادیانیت سے تائب ہونے کیلئے ۳ شرطیں

مبشر علی ——— کراچی

س: ہم دس بہن بھائی ہیں ہمارے ماں باپ یا کوئی اور بزرگ حیات نہیں ہیں اس لیے ہم اپنے معاملات میں خود مختار ہیں ویسے بھی ہم سب شادی شدہ اپنے اپنے گھروں میں آباد ہیں سب اپنے اپنے طور پر خود کفیل اور آزاد ہیں۔ غرض یہ کہ ہمارے درمیان اب تک کوئی مسئلہ جائداد، لین دین یا ایک دوسرے کے معاملات میں دخل اندازی کا پیدا نہیں ہوا۔ ہم سب ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں۔ اور ہمارا کوئی معاملہ خود مختار ہونے کے باوجود مشترکہ صلاح و مشورے اور رضامندی کے بغیر طے نہیں پاتا۔

ابھی حال ہی میں ایک مسئلہ ایسا اٹھ کھڑا ہے کہ جس کی وجہ سے ہمارا یہ اتحاد خطرے میں پڑ گیا ہے۔ لگتا ہے کہ اس کی وجہ سے ہم بہن بھائی کسی انتشار اور تفرقے کا شکار نہ ہو جائیں۔ مسئلے کی تفصیل سے پہلے یہ عرض کردوں کہ ہم لوگ سنی العقیدہ مسلمان ہیں اور حنفی المذہب ہیں۔ اس لیے مسئلہ کا حل ان ہی عقائد اور فقہ کی بنیاد پر مطلوب ہے۔

مسئلہ یہ ہے کہ ہماری ایک بھانجی جو کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ پابند صوم وصلوٰۃ بھی ہے اپنی تعلیم کے زمانے میں یونیورسٹی ہی کے ایک اور طالب علم لڑکے سے متاثر ہوئی اور بات یہاں تک پہنچی کہ وہ شادی پر آمادہ ہو گئے۔ لڑکی نے بات اپنے والدین تک پہنچائی اور اس کی والدہ نے سارے معاملات طے کرنے کے بعد صلاح ومشورے کے لیے اپنے بہن بھائیوں (یعنی ہم لوگوں) سے رجوع کیا۔ اس دوران یہ پتہ چلا کہ لڑکا اعلیٰ تعلیم یافتہ تو ہے مگر مذہباً قادیانی یا "احمدی" رہ چکا ہے اور شادی کا پیغام دینے سے پہلے وہ ایک اعلیٰ مذہبی ادارے اور دارالعلوم میں جا کر قادیانیت سے تائب ہو کر اور پیغمبر اسلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مان کر اسلام لا چکا ہے۔ اور ثبوت میں اس ادارے کا جاری کردہ سرٹیفکیٹ (تصدیق نامہ) پیش کیا ہے۔

ہم میں سے کچھ بہن بھائیوں نے یہ اعتراض کیا کہ اگرچہ لڑکا مسلمان ہو چکا ہے اور اس امر کا دینی ادارے سے جاری کردہ تصدیق نامہ بھی موجود ہے اس کے باوجود لڑکے کو اس کا اعلان کرنا چاہئے کہ وہ دین اسلام قبول کر چکا ہے تاکہ اس کے ماں باپ ہمارے پاس جب رشتہ مانگنے آئیں تو یہ ذہن میں رکھیں کہ وہ ایک مسلمان لڑکی کا رشتہ اپنے قادیانی بیٹے کے لیے نہیں بلکہ مسلمان لڑکے کے لیے لینے آئے ہیں۔ اور ادھر ہم لوگوں کو بھی یہ اطمینان رہے کہ ہماری لڑکی قادیانی سے نہیں مسلمان سے بیاہی گئی ہے اور یہ کام علی الاعلان ہو۔ تاکہ کسی قسم کی ذہنی خلش نہ رہے۔

جب اس مسئلے کو لڑکے کے سامنے رکھا گیا تو اس نے معذوری ظاہر کی اور کہا کہ میں فی الحال اس کا اعلان نہیں کر سکتا اس کی دو وجوہ ہیں۔

اول ۔ میرے والد دل کے مریض ہیں اور والدہ بھی بے حد بیمار رہتی ہیں اگر میں نے قادیانیت سے تائب ہونے کا اعلان کیا تو میرے والد کو صدمہ ہوگا اور ان کی جان بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔

دوئم ۔ ابھی میں خود ان کی زیر کفالت ہوں اور جب تک میں ملازمت حاصل کرکے الگ گھر نہ بنا لوں اس بارے میں نہیں سوچ سکتا

فرض کہ لڑکے نے اپنے مسلمان ہو جانے کا اعلان نہیں کیا۔ تب ہمارے سب سے بڑے بھائی نے جو کہ خود بھی باشرع مسلمان اور پابند صوم وصلوٰۃ ہیں ایک جامع مسجد کے پیش امام صاحب سے اس مسئلے پر گفتگو کی ان امام صاحب نے کہا کہ اگر لڑکا مصلحتاً اعلان قبول اسلام نہیں کرنا چاہتا تو کوئی مضائقہ نہیں جب ایک شخص ایمان لا چکا ہے تو ہمیں یا آپ کو اس پر شبہ کرنا مناسب نہیں اس لیے کہ دل کا حال صرف اللہ تعالیٰ جانتے ہیں ہم اور آپ اس کا دعویٰ نہیں کر سکتے اور یہ بات اس لیے بھی مناسب نہیں کہ ہم کو نومسلموں کے لیے آسانیاں پیدا کرنی چاہئیں اور اسلام پر قائم رہنا ان کے لیے مشکل نہیں بنانا چاہیے۔ ہمیں چاہیے کہ لڑکے کی ہمت افزائی کریں اس کا ساتھ دیں اور اپنے سے قریب کریں۔

اس مسئلہ پر بھی ہم بہن بھائیوں میں اتفاق نہ ہو سکا۔ کچھ امام صاحب کے مشورے پر عمل کرنے کے حق میں تھے کچھ نہیں۔ جن کو اعتراض تھا کہ وہ کہتے تھے کہ قادیانیوں کا پورا گروہ ہمارے سامنے ہماری بیٹی کو رخصت کراکے خوشی خوشی لے جائے گا یہ جان کر کہ ایک مسلمان لڑکی ہمارے قادیانی بیٹے کی بیوی بن گئی ہے یہ ہماری دینی غیرت کیسے گوارا کرے گی۔ مگر امام صاحب کے مشورے پر عمل کیا گیا اور ایک دن خاموشی سے گھر پر ہی لڑکے اور لڑکی والوں کی موجودگی میں امام صاحب نے بذات خود نکاح پڑھایا اور ضروری فارم وغیرہ بھروالئے۔

نکاح کے بعد اب رخصتی کا مرحلہ آنے کو ہے اور ہم بہن بھائیوں میں پھر وہی انتشار اور تفرقہ پیدا ہو رہا ہے کچھ اس تقریب میں شریک ہونے سے انکاری ہیں اور وجہ یہی ہے کہ قادیانیوں سے رشتہ داری ہمیں گوارہ نہیں۔ کیونکہ اس صورت میں اب قادیانی ہماری ہر تقریب میں خوشی غمی میں شریک ہوا کریں گے اور ان سے ہمارے معاشرتی اور رشتہ داری کے تعلقات قائم ہو جائیں گے اس مسئلے پر از سر نو اختلافات اس وجہ سے بھی پیدا ہوئے کہ ایک ایک بزرگ کا کہنا یہ ہے کہ جب تک لڑکا اعلان اسلام نہیں کرتا اس کا مسلمان ہونا مشکوک ہے اور وہ قادیانی ہی تصور کیا جائے گا۔ اس صورت میں یہ نکاح ہی نہیں ہوا اور اگر رخصتی ہو گئی تو وہ سارے لوگ جو اس کام میں شریک ہوں گے گناہ گار ہوں گے۔ لڑکی زندگی بھر حرام کاری کی مرتکب ہوگی۔ اور اس کی اولاد ناجائز ہوگی۔ آپ حضرات سے التماس ہے کہ اس مسئلے پر ہماری رہنمائی فرمائیں اور ہمیں بتائیں کہ

۱۔ کیا یہ نکاح جائز ہے؟

۲۔ لڑکے کا مسلمان ہونا اس صورت میں بھی جب کہ وہ اعلان نہیں کرتا قابل قبول ہے؟

۳۔ کیا لڑکی کا رخصت ہو کر قادیانیوں میں جانا ان کے ساتھ رہنا جائز ہے جب کہ لڑکے کا کہنا یہ ہے کہ وہ الگ گھر لے کر رہے گا۔

۴۔ کیا لڑکے کا مسلمان ہو جانے کے بعد اب اپنے قادیانی ماں باپ بہن بھائیوں اور عزیزوں سے ملنا جلنا اور تعلقات قائم رکھنا جائز ہے۔

۵۔ کیا لڑکے لڑکی کی نسبت کی وجہ سے قادیانیوں کو ہم اپنے ہاں اپنی تقاریب میں بلا سکتے ہیں۔

۶۔ کیا لڑکی کے ماں باپ سے ان کے اس عمل کے بعد بھی ہم لوگ تعلق قائم رکھ سکتے ہیں اور اگر نہیں تو کیا صلہ رحمی کے عذاب کے مستحق ہوں گے ہم لوگ یعنی قطع تعلق کرنے کے ذمہ دار ٹھہرائے جائیں گے۔

۷۔ کیا بہن بھائی اپنی اس بہن کی اولاد سے اس واقعہ کے بعد بھی رشتہ ناتہ قائم کر سکتے ہیں۔ کیوں کہ اس طرح انہیں ان کے قادیانی رشتہ داروں سے بھی تعلق قائم کرنا پڑے گا۔ جو کہ ایک فطری بات ہے۔

اس کے علاوہ بھی اس مسئلے کے اگر کچھ پہلو ایسے ہیں جن کے دوررس اثرات سے ہماری دنیوی اور دینی حیثیت متاثر ہوتی ہو تو براہ کرم اپنے علم وفضل کی روشنی سے ہماری رہنمائی فرمائیں اور آگاہ فرمائیں کہ اس معاملے میں ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں۔ ہم غلط کار ہیں یا صحیح۔ اس کے اثرات ہماری دنیاوی اور اخروی زندگی پر کیا ہوں گے اور ہم کس طرح اس مسئلہ سے عہدہ برآ ہوں۔

ج: اگر وہ لڑکا قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو گیا ہے تو سر آنکھوں پر مگر اس کے مسلمان ہونے کی شرط یہ ہے کہ (۱) وہ علی الاعلان اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرے (۲) اور یہ بھی اعلان کرے کہ میں اپنے ماں باپ کو، تمام قادیانیوں کو اور مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر ومرتد سمجھتا ہوں، نیز یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ قطع تعلق کرے اور ان سے میل ملاپ نہ رکھے۔

اگر یہ لڑکا ان تینوں شرطوں کو پورا کرتا ہے تو وہ واقعی مسلمان ہے اور اگر وہ ان شرطوں کو پورا نہیں کرتا تو یہ منافق ہے اور محض مسلمانوں کی لڑکی پھانسنے کے لیے اپنے والدین کے مشورے سے یہ ڈھونگ رچا رہا ہے اس لیے اس لڑکی کا نکاح نہیں ہوا اور اس کو ہرگز نہ رخصت کیا جائے۔

اگر لڑکا اپنے والدین سے بیزاری اور قطع تعلق کا اعلان کرتا ہے تو اس سے کہا جائے کہ اپنے لیے مکان کا انتظام کرلے اس کے والدین کا یا دیگر قادیانی عزیز و اقارب کا لڑکی کے پاس آنا جانا نہیں ہوگا اور جس دن اس کے عزیز و اقارب میں سے کوئی لڑکی سے ملا، اسی دن لڑکی کو طلاق ہو جائے گی۔

س: میں عالم دین بننا چاہتا ہوں تاکہ کسی مسئلہ مسائل کا شک نہ ہو اور علم حاصل کرنے کے بعد اور اس پر عمل کرنے کے بعد علم انسانیت میں دین پھیلانا چاہتا ہوں۔ لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میں آپ کے مدرسہ علامہ بنوری ٹاؤن میں داخل ہوں اور شرعی دینی تعلیم حاصل کروں۔ ویسے میں بی اے پاس ہوں۔ لیکن میرے ساتھ چند مجبوریاں ایسی بھی ہیں جن کا میں ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ میری عمر ۲۴ سال ہے ایک عدد مکان ۵ مرلے کا ہے صرف والدہ حیات ہیں وہ میرے ساتھ رہتی ہیں ان کی خدمت بھی میں کرتا ہوں، باقی ہم ۴ بھائی ہیں جن میں سے ایک بھائی ہمارا ساتھ دیتا ہے باقی چھٹی۔ بہرحال میں درزیوں کا کام کرتا ہوں مگر فی الحال میری مالی پوزیشن اچھی نہیں ہے، دوسری اہم وجہ یہ بھی ہے کہ میں ابھی غیر شادی شدہ ہوں۔ شادی بھی ضرور کرنی ہے۔ مگر فی الحال حالات اچھے نہیں ہیں سوال میرا یہ ہے کہ اگر پہلے شادی کرلی تو پھر تعلیم دھری کی دھری رہ جائے گی۔ میں جانتا ہوں کہ میری عمر بہت زیادہ ہے۔ مگر شیخ سعدیؒ نے بھی تو ۴۰ سال کے بعد پڑھنا لکھنا شروع کیا تھا۔ آپ کا کیا مشورہ ہے؟ پہلے شادی کروں! یا پہلے دین حاصل کروں... دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ والدہ صاحبہ کی اجازت سے والدہ صاحبہ کو بھائی کے سپرد کردوں اور میں تعلیم حاصل کروں شادی بعد میں کروں گا بہرحال علم کے بغیر بندہ کوئی چیز نہیں ہے قیمتی مشورہ دیں کہ کیا کرنا چاہیے باقی میں تبلیغی جماعت کے ساتھ ہوں مگر تبلیغی جماعت میں مکمل عالم دین بندہ نہیں بن سکتا کیونکہ وہ تو صرف فضائل بیان کرتے ہیں مسئلے مسائل قطعی طور پر بیان نہیں کرتے ایک مرتبہ آپ نے مجھے لکھا تھا کہ کسی حقانی مرشد سے بیعت کریں۔ تو میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کی نظر میں کوئی مرشد حقانی ہو تو مجھے بتائیں۔ عبداللہ درخواستی لاہور میں زیر علاج ہیں وہ تو ضعیف ہیں کوئی اور بتائیں یا پھر آپ کے بزرگ خان محمد صاحب کندیاں شریف والے ان سے بیعت کرلوں۔ مناسب مشورہ دیں میں تو یہ چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی ایسا بزرگ ملے جو مجھے اپنے ساتھ رکھے۔ اور سلوک کی منزلیں طے کرائے باطنی صفائی ہو۔ وغیرہ وغیرہ

ج: میرا مشورہ یہ ہے کہ اس عمر میں آپ کے لیے مدرسہ میں پڑھنا اور دس سال لگانا مشکل ہوگا۔ ضروری مسائل کا علم فرض ہے اور وہ آدمی اردو کتابوں کے ذریعہ اہل علم کی صحبت میں رہ کر اور اہل علم سے بوقت ضرورت پوچھ پوچھ کر بھی حاصل کر سکتا ہے

حضرت مولانا خان محمد مدظلہ سلسلہ نقشبندیہ کے شیخ کامل ہیں۔ اگر استخارہ کے بعد آپ کا قلب ان کی طرف مائل ہو تو ان سے بیعت ہو جانا نہایت مبارک ہے۔

عورت حرام ہو گئی

ایک عورت ——— نامعلوم

س: میری سہیلی نے کئی سال قبل ایک آدمی سے شادی کرلی اور گھر میں اچھی گزر رہی تھی اس کے پہلے شوہر سے ایک لڑکی بھی ہے کوئی گیارہ یا بارہ برس کی ہے۔

شوہر نے اس لڑکی کے ساتھ صحبت کرلی بیوی کو کافی عرصہ بعد یہ معلوم ہوا تو اس نے اپنے شوہر کو کہا کہ تم نے ایسا کیا ہے؟ پہلے تو انکار کرتا رہا بعد میں خاموش ہو گیا یعنی اقرار کرلیا۔

اب اس عورت نے اس کو کہا کہ میں اب تجھ پر حرام ہو گئی ہوں تو مجھ کو طلاق دے دے۔ وہ کہتا ہے کہ ٹھیک ہے کہ تو مجھ پر حرام ہو گئی ہے مگر طلاق نہیں ہوئی ہے طلاق جب تک نہیں ہوگی جب تک تمہیں طلاق نہیں دوں گا۔ اس نے دوسرے مولوی صاحب سے معلوم کرایا تو وہ کہتے ہیں کہ طلاق ہو گئی ہے وہ طلاق دے یا نہ دے، ہو گئی ہے۔ اس مسئلے کا کیا حل ہے؟

ج: صورت مسئولہ میں عورت مرد پر حرام ہو چکی ہے اور مرد پر واجب ہے کہ اس کو طلاق دے کر الگ کر دے۔ لیکن اگر مرد طلاق نہ دے تو عورت کو چاہیے کہ وہ یہ کہہ کر اس سے الگ ہو جائے کہ ”میں نے تجھ سے تعلق ختم کرلیا“۔ اس کہنے سے دونوں کا تعلق ختم ہو جائے گا خواہ مرد نے اس کو نہ چھوڑا ہو۔

روحانی وارثوں کے فرائض

محمد داؤد جان — پشاور

احقر نے بزرگ کے کاموں کو زندہ رکھنے کا ایک خاکہ ذہن میں رکھتا ہے اس پر کام کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ بندہ کے ذہن میں ابتدائی خاکہ کچھ یوں ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کاموں کی نوعیت بنیادی طور پر دو حصوں پر منقسم کیا جا سکتا ہے ایک شعبہ تو تعلیم و ارشاد سے متعلق ہونا چاہیے۔ جس میں حضرتؒ کی علمی و روحانی تصانیف مبارکہ شائع ہوں ان کی زندگی پر تحقیق کام کیا جائے اور ساتھ ہی آپ کے خلفاء و تلامذہ کے آپس میں رابطہ و تعلق کا انتظام ہو جب کہ دوسرا بنیادی شعبہ اپنے علاقہ میں بالخصوص اور پورے ملک میں بالعموم ایک ایسی اصلاحی تحریک برپا کی جائے جس میں غیر شرعی امور و معاملات سے اجتناب کے ساتھ ساتھ مثبت و تعمیری انداز میں اصلاح تربیت کا کام بھی ہو اور مقامی نوعیت کے جھگڑوں میں اصلاح و ثالثی و صلح و صفائی کو شرعی اصولوں کے مطابق رواج دیا جائے ساتھ ہی لوگوں کو رسم و رواج کے بندھنوں سے آزاد کرکے سادگی اور قناعت سے اپنی ضروریات زندگی کو پورا کرنے کا ذوق و شوق بیدار کیا جائے ان ہی وجوہ سے بندہ نے خصوصی احباب سے ابتدائی مشوروں کے بعد اس کا نام ”تحریک علماء افغانی“ تجویز کیا گیا ہے۔ آپ اس نام کے بارے میں بھی اپنے گراں قدر رائے سے ضرور مشرف فرمائیں۔

ج: حضرت کے جسمانی و روحانی وارثوں کا فرض ہے کہ جہاں تک ممکن ہو حضرت کے صدقہ جاریہ میں اضافہ کی کوشش کریں جس کی تدابیر درج ذیل ہو سکتی ہیں۔

(۱) حضرت کے حلقہ اصلاح و ارشاد کو وسیع کیا جائے اور حلقہ ہائے ذکر کے قیام کا اہتمام کیا جائے۔ اس کے لیے بھرپور تحریک چلائی جائے یہی روحانی ورثہ حضرتؒ کی اصل میراث ہے۔

(۲) دینی مدارس خصوصاً قرآنی مکاتب کا جال پھیلایا جائے۔ اور جگہ جگہ (بلکہ ہر مسجد میں) قرآنی مکاتب قائم کئے جائیں۔ اور تحفیظ قرآن کا اہتمام کیا جائے۔

(۳) حضرت کے علوم و معارف کی اشاعت کی جائے اور تصانیف کو عام کیا جائے۔

(۴) اصلاحی تحریک کا جو آپ نے ذکر فرمایا ہے یہ بھی بہت اہم ہے بلکہ اصل مقصود ہے اور پہلی تینوں چیزیں اس تحریک کیلئے زمین تیار کرنے والی ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر وسیم اختر (پی ایچ ڈی)

والدین کیلئے لمحۂ فکریہ!

محترم صدر کے نام ایک کھلا خط

محترمی مکرمی جناب غلام اسحٰق خان صاحب

صدر مملکت اسلامی جمہوریہ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

صدر مملکت کے نام محترم ڈاکٹر وسیم اختر ایسوسی ایٹ پروفیسر این ای ڈی انجینئرنگ ٹیکنالوجی یونیورسٹی کراچی کا یہ فکر انگیز مکتوب ارباب اقتدار اور اصحاب اختیار کی فوری توجہ کا متقاضی ہے وطن عزیز میں اس وقت ذرائع ابلاغ عامہ جو زہر موجودہ اور آنے والی نسلوں میں منتقل کررہے ہیں وہ ہمارے قومی اخلاقی اور تہذیبی وجود کو فنا کے گھاٹ اتارنے کے لیے کافی ہے۔ افسوس کہ تعلیمی ادارے جو ایسے نازک مواقع پر قوم کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے ہیں نہ صرف اس سے غافل بلکہ اس قومی خیانت اور نسل نو کو گمراہ اور بے راہ رو کرنے کے جرم میں برابر کے شریک ہیں۔ فالی اللہ المشتکیٰ۔

شعر۔ چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی (ازہر)

جناب عالی!

میں آپ کی خدمت میں چند معروضات پیش کرنے کی جسارت کررہا ہوں۔

میں نے ۲۰ سال امریکہ میں رہ کر اس کے معاشرہ اور مغربی تہذیب کو بہت قریب سے دیکھا ہے "اعلیٰ تعلیم" حاصل کرنے کے بعد اپنے بچوں کی خاطر ان کو اسلامی تہذیب کی اقدار سے روشناس کرانے اور بہتر ماحول کی تلاش میں امریکہ کی تمام آسائشوں و مالی منفعت سے بھرپور ملازمت کو چھوڑ کر چار سال سے پاکستان میں مستقل طور پر رہائش پذیر ہوگیا ہوں۔ خیال تھا کہ اس طرح میں اپنے بچوں کو مغربی تہذیب کے بیمار پہلوؤں سے جس کا پرچار وہاں پر ابلاغ عامہ (MASS MEDIA) یعنی ریڈیو، ٹی وی، رسالوں وغیرہ کے ذریعے بھرپور انداز سے ہے بچا سکوں گا۔ مگر تعجب اور افسوس میں نے پاکستان میں آکر تقریباً وہی کچھ پایا اور دیکھا، جس سے بچ کر میں امریکہ سے بھاگا تھا۔

آپ و دوسرے ارباب اقتدار اور اصحاب اختیار حضرات کی خواہشات و خیالات اکثر و بیشتر اخبارات اور ٹی وی کے ذریعہ ہمارے سامنے آتے رہتے ہیں جس میں بچوں میں اسلامی اقدار پیدا کرنے، انہیں نیک اور صالح شہری بنانے کی ضرورت پر بہت زور دیا جاتا ہے مگر افسوس عملی طور پر کوئی قدم ابھی تک نہیں اٹھایا گیا۔

بلکہ اس کے برخلاف بچوں میں رہے سہے اسلامی اور مشرقی اقدار ختم کرنے کا عملی مظاہرہ ہورہا ہے میرا اشارہ ایک سال سے زائد عرصہ سے شروع ہونے والی CNN اور PTN کی نشریات کی طرف ہے جس کے متعلق اخبارات میں لوگوں کے احتجاج اکثر و بیشتر سامنے آتے رہتے ہیں۔

ہماری اسلامی اور عوامی حکومت نے چوبیس گھنٹے مسلسل CNN اور PTN کی نشریات (درآمد شدہ مغربی ڈرامے فلمیں، انٹرویوز، یک طرفہ تعصب زدہ خبریں وغیرہ) کے ذریعہ سے اسلامی اقدار کی پامالی اور مغربی تہذیب کے بیمار پہلوؤں کے زہر کو موجودہ اور آئندہ نسلوں میں سرایت کا انتظام ہو جانے بچوں پر مسلط کیا ہے اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ بجائے اس کے کہ پچھلی حکومت جس کو آپ نے ۶ اگست ۱۹۹۰ء کو برطرف کیا تھا اس کی اس کارکردگی کو ختم کیا جاتا۔ مزید بڑے شہروں میں پھیلایا جا رہا ہے مثلاً ابھی حال میں لاہور میں بھی یہ نشریات شروع ہوگئی ہیں اور تیسرے چینل کو بھی درآمد کرنے کی بھرپور تیاریاں ہورہی ہیں۔

آخر یہ تضاد کیوں؟

ایک طرف حکومت کی طرف سے اسلامی اقدار قائم کرنے کی لمبی چوڑی باتیں کی جاتی ہیں۔ پروگرام بنائے جاتے ہیں کمیٹیاں اور کمیشن قائم کئے جاتے ہیں۔ شریعت بل پاس کئے جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اور دوسری طرف ابلاغ عامہ خاص طور سے T.V کی نشریات کے ذریعہ درآمد شدہ واہیات اور خرافات مار دھاڑ سے بھرپور غیر اخلاقی اور غیر اسلامی پروگرام براہ راست نشر کئے جا رہے ہیں جس کو خود مغرب میں وہاں کے نام نہاد دانشور اور سمجھدار طبقہ دیکھنا اور اپنے بچوں کو دکھانا ناپسند نہیں کرتا۔ مثلاً حال ہی میں امریکی اٹارنی جنرل ایڈون میز (EDWIN MEESE) نے ۱۱ ممبران کے "کمیشن برائے فحاشی" کی تیار کردہ رپورٹ میں جنسی تشدد، مار دھاڑ، اخلاق سوز واقعات، قتل و غارت گری کے موضوعات پر تیار کئے جانے والے پروگراموں مثلاً فلمیں، ڈرامے وغیرہ اور رسالے جن کی تشہیر بڑے پیمانے پر ابلاغ عامہ کے ذریعہ مغرب میں کی جاتی ہے۔ نئی نسل کی اقدار پر پڑنے والے ان کے اثرات کا ذکر کیا ہے۔

اس علاوہ پچھلے ماہ نیوٹن مینو (NEWTON MINO) جو ۳۰ سال پہلے صدر کینیڈی کے زمانے میں "فیڈرل کمیونیکیشن کمیشن" کے چیئرمین رہ چکے ہیں اور حال ہی میں امریکہ کے مشہور T.V اسٹیشن سی۔ بی۔ ایس کے آٹھ سال ڈائریکٹر رہ کر ریٹائر ہوئے ہیں امریکی T.V پر تقریر کرتے ہوئے اسے (VAST WASTE LAND) "وسیع بے کار و گندی زمین" سے تعبیر کیا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ "میں ۱۹۶۱ء میں پریشان ہوا کرتا تھا کہ میرے بچے امریکی T.V سے کوئی خاص فائدہ نہیں اٹھا سکے اور اب ۱۹۹۱ء میں مجھے یہ پریشانی لاحق ہوگئی ہے کہ میرے بچوں کی اولادیں اس T.V سے کتنا نقصان اٹھا رہی ہیں"۔ مینو صاحب نے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے بتایا کہ: "امریکہ میں جب بچہ ۱۸ سال کی عمر کو پہنچ جاتا ہے وہ امریکی T.V پر تقریباً ۲۵ ہزار مرتبہ قتل و غارت، زنا بالجبر کے مناظر دیکھ لیتا ہے"۔

مجھے مغرب کے معروف دانشوروں کے خیالات اپنے ابلاغ عامہ کے بارے میں لکھنے ان مغرب کے دانشوروں کا

حوالہ دینے کی ضرورت اس لیے محسوس ہوئی ہے کہ ہمارے معاشرے میں بااختیار مغرب زدہ حضرات نے ان کے اقوال جیسے اپنے اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکامات سے زیادہ کرتے ہیں ــــ مغرب کی اس "وسیع بے کار و گندی زمین" کو ہماری اسلامی ہمارے نوجوانوں کو "بہت کچھ" سیکھنے کے لیے مسلط کر دیا ہے ہو سکتا ہے کہ ہمارے 'بااختیار' دانشوران اس "وسیع گندگی" کے نوجوانوں پر اثر انداز ہونے کا صحیح تجزیہ نہ کر سکے ہوں۔ مگر میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ ہمارا ملک جو ترقی پذیر ہے اور کھربوں روپوں کا قرضدار ہے۔ ایک سے زائد (T.V CHANNEL) اور وہ بھی رنگدار رکھنے کا کس طرح متحمل ہو سکتا ہے۔ ہمارے ملک میں بجلی کی کتنی کمی ہے یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں آئے دن کی لوڈ شیڈنگ اس بات کی گواہ ہے۔ ہماری یہ توانائی ہماری ان صنعتوں کے لیے کتنی اہم ہے جو آئے دن لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے ناکارہ ہوتی جا رہی ہے اور ادھر تو زبانی طور پر ہماری حکومت "توانائی بچاؤ" "بجلی کم خرچ کرو" جیسے اعلانات کرتی رہتی ہے مگر دوسری طرف ہماری حکومت ایک لاکھ بیس ہزار ڈالر سالانہ (جنگ اخبار کی خبر) زرمبادلہ سے خریدی ہوئی اس مغرب کی "وسیع گندگی" کو T.V پر دکھا کر عوام کو چوبیس گھنٹے بجلی ضائع کرنے پر مجبور کرتی رہتی ہے۔

ایک طرف ہماری حکومت "خود کفالت" "سادگی اپناؤ" جیسے بڑے بڑے نعرے بلند کر رہی ہے اور دوسری طرف مغرب کی "وسیع گندگی" کے ذریعہ آرائش و جدید فیشن سے بھرپور لباس' گھڑی وغیرہ دکھا کر ہمارے غریب عوام کو نہ صرف احساس کمتری میں مبتلا کرنے کی کوشش کر رہی ہے بلکہ انہیں ایسی اشیاء خریدنے پر اکسا رہی ہے جو وہ خود انہیں نہیں دے سکتی۔ اس طرح انہیں پر تعیش غیر ملکی مصنوعات (CONSUMERS) صارف بنانے کی کوشش کر رہی ہے اور نفسیاتی طور سے مشرقی اور اسلامی تہذیب اور معیار زندگی سے رفتہ رفتہ اکتاہٹ اور نفرت پیدا کرنے کی شعوری اور غیر شعوری کوشش کر رہی ہے۔

آخر یہ سب کیوں؟ یہ تضاد کس لیے؟ یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے؟ کیوں ہو رہا ہے؟ کس کے اشارے پر کیا جا رہا ہے؟ میں بحیثیت مسلمان اور پاکستانی ہونے کے ناطے آپ سے اور اپنی حکومت سے یہ پوچھنے کا حق رکھتا ہوں اور معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ہم کس طرح سے اپنے بچوں میں اسلامی اقدار پیدا کریں اور جو کچھ ہم والدین اسلامی اقدار اپنی اولاد میں اپنی ذاتی کاوشوں سے پیدا کرتے ہیں کس طرح انہیں قائم رکھنے کی کوشش کریں جب ہماری اسلامی حکومت ان اسلامی اقدار کو چھیننے کی اور ختم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

اب میں آپ کی توجہ اپنے تعلیمی نظام کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو یقیناً اسلامی اقدار کے فروغ کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس نظام کی فرسودگی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں اس سلسلہ میں ہماری سابقہ حکومتیں اور موجودہ حکومت کئی کمیشن بٹھا چکی ہے مگر افسوس کہ وہ اب تک لارڈ میکالے کے ۱۸۳۵ء کے فرسودہ تعلیمی نظام میں کوئی تبدیلی نہ لا سکے بلکہ اسے نت نئے روپ دے کر مزید مستحکم کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے تعلیمی حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں اس کا مظاہرہ خاص طور سے ہمارے بڑے بڑے شہروں میں کافی ہو رہا ہے حکومت کے زیر سایہ چلنے والے اور "کرسچن سینٹس" (SAINTS) کے ناموں پر نام نہاد انگریزی میڈیم پرائیویٹ اسکولوں کی ناکامی کا حشر سامنے ہے اب حالت یہ ہو گئی ہے کہ کرسچن گرجا گھروں کی نگرانی میں پادریوں اور ننوں کے ذریعہ چلنے والے اسکولوں میں ہمارے "مسلمان" والدین اپنے بچوں کو پڑھانے کے لیے نہ صرف بڑی بڑی فیسیں ادا کرتے ہیں بلکہ داخلہ لیتے وقت بھی بڑے بڑے (DONATIONS) عطیات گرجا گھروں اور عیسائیت کے فروغ کے لیے دینے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

تعلیمی نظام کی ناکامی کو تسلیم کرتے ہوئے ہماری موجودہ حکومت نے یہ کارنامہ انجام دیا ہے کہ پاکستان میں پرائمری تعلیمی نظام کو ٹھیک کرنے کا ٹھیکہ بھی ورلڈ بینک کے قرض پر نام نہاد "امریکی ماہرین" کو دیدیا گیا ہے یا دیا جا رہا ہے۔ (جنگ اخبار اور ڈان کی خبر) گویا ہماری حکومت یہ تسلیم کر چکی ہے کہ چوالیس سال میں ہمارے تعلیمی نظام اتنے بھی ماہرین پیدا نہیں کر سکے جو یہ کام خود کر سکتے تھے افسوس کی بات کا ہے یہ ماہرین اس ملک سے تعلق رکھتے ہیں جہاں پر خود پرائمری اور سیکنڈری تعلیمی نظام مکمل طور سے ناکام ہو چکا ہے میں خود اس کا چشم دید گواہ ہوں میں اپنے امریکی تجربے سے یہ بات وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ جس طرح سے لارڈ میکالے کے تعلیمی نظام نے مغرب کے دلدادہ "بابو" اور "کلرک" پیدا کئے تھے اسی طرح ان ماہرین کا قائم کردہ نظام بھی انہی جیسی شخصیتیں پیدا کرے گا۔ مغربی صنعتوں کی مصنوعات بیچنے والے انگریزی بولنے والے سیلزمین منیجر تو پیدا ہو جائیں گے مگر ایسے مسلمان متقی ماہرین ہر شعبہ کے لیے پیدا نہیں ہو سکیں گے جس کی ہمارے ملک کو اشد ضرورت ہے۔

تعلیمی نظام کی ناکامی کو تسلیم کرنے کا حکومت کا دوسرا کارنامہ یہ ہے کہ حال ہی میں آکسفورڈ اور کیمبرج یونیورسٹیوں کو اپنے تعلیمی نظام اور امتحانات پاکستانی اسکولوں میں برقرار رکھنے کی اجازت دے دی گئی ہے (ڈان خبر) - اس طرح سے پرائیویٹائزیشن (PRIVATISATION) کے نام پر ہمارے بچوں کے مقدر سے کھیلنے اور تجارت کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے جس کے تحت منہ مانگی بڑی بڑی فیسوں کی تو الگ کہانی ہے سب سے زیادہ تکلیف دہ اور قابل افسوس حقیقت ان کے وہ نصاب ہیں جو درآمد شدہ ہیں اور غیر متعلق ہیں وہ پاکستانی اسلامی اور مشرقی اقدار کی نہ صرف نفی کرتے ہیں بلکہ بچوں کو ایسے مواد فراہم کرتے ہیں جو ان کے ذہنی اور اخلاقی نشوونما کے لیے بھی سم قاتل ہے میں آپ کو آکسفورڈ یونیورسٹی پریس (OXFORD UNIVERSTIY PRESS) کی تیار کردہ (TERRY JENMUNGS) کی پرائمری اسکول کی کتاب (THE YOUNG SCIENTIST، INVESTIGATORS BOOK 2) کے صفحہ نمبر ۲۸ سبق (RAPRODUCTION IS BERDSMAN MALS) کا حوالہ دے رہا ہوں (اور اس کی کاپی ساتھ منسلک ہے) جہاں پر (HORSEMALING) "گھوڑوں کو صحبت" کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ یہ کتاب کراچی اور دیگر پاکستان سے دیگر بڑے شہروں میں نام نہاد انگریزی میڈیم اسکولوں میں مثلاً بیکن ہاؤس گرامر اسکول وغیرہ میں بڑے ذوق و شوق سے پڑھائی جا رہی ہیں تاکہ مسلمان بچوں کو "سائنسدان" بنایا جا سکے۔ کیا میں آپ سے پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ ہمارے کتنے مسلم اساتذہ ہیں جو کلاسوں میں چھوٹے چھوٹے پرائمری اسکول کے بچوں کو اس تصویر "HORSE MATING" کی وضاحت کر سکیں گے اور کیا طریقہ تدریس استعمال کریں گے!

آخر میں آپ سے التماس کرتا ہوں کہ خدارا کچھ کیجئے، اگر آپ اور ہماری حکومت نے اس مغرب کی گندگی کے طوفان کو

باقی صفحہ ۲۴ پر

قبولِ اسلام کے بعد

اسلام کے بارے میں رجا گارودی کے تاثرات

اور اسرائیلی عزائم کے بارے میں اہم انکشافات

سردار اعظم خان، جامعۃ الریاض۔ السعودیہ

رجا گارودی (سابق کمیونسٹ اور کیتھولک) فرانسیسی مفکر بڑے ہی حساس اور منطقی آدمی ہیں۔ قدرت نے ان کو بڑی تیز قوت مشاہدہ سے نوازا ہے جس کے نتائج کو وہ اپنی عقل کی مدد سے خلق تک پہنچاتے ہیں۔ انہوں نے عالمی ثقافت کو بڑی عمیق نگاہ سے دیکھا ہے اور خصوصاً مغربی ثقافت پر تو کمال کی دسترس رکھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مغربی ثقافت حقیقت میں اپنے معنی کھو چکی ہے۔ اس میں اب زندگی کی کوئی رمق باقی دکھائی نہیں دیتی۔ اہل مغرب کے ہاں علم برائے علم، فن برائے فن، اور ٹیکنالوجی محض ٹیکنالوجی رہ گئی ہے۔ اور زندگی ایسی آوارہ روح بن چکی ہے جس کا کوئی مصرف نہیں ایک بے مصرف پتھر کی مانند، ایک آوارہ مصرع کی طرح منفی نظریات انسان کو انسانیت سے دور کرتے ہیں۔ اجتماعی زندگی کے قاتل ہیں۔ یہی نظریات آگے چل کر سرمایہ داری جیسی لعنت کا سبب بنتے ہیں جس کی بدولت ہوس ملک گیری، محکومیت کا رواج، باہمی جنگ و جدل، اندرونی و بیرونی خلفشار جیسے عفریتوں نے پورے عالم کو گھیر رکھا ہے۔ اشتراکیت بھی انہی مغربی نظریات کا پھل ہے۔ جس نے آج بھی اپنے حواریوں کو غلامی میں جکڑ رکھا ہے۔ اور وہ آج بھی پتھر کے زمانے کا عذاب جھیل رہے ہیں۔ پھر اپنے ملک سے نکل کر تیسری دنیا پر غلبے کی جنگ و تاز اور اسلحے کی دوڑ میں اول آنے والے کی یہ کوشش یہ سب کچھ اشتراکیت ہی کا فساد ہے۔

اس مختصر سی تمہید نے آپ کے ذہن میں گارودی کی شخصیت کو اجاگر کر دیا ہوگا۔ دراصل ان کی اس دانشمندانہ سوچ کے پیچھے تجربات کا بڑا ہاتھ ہے وہ بات بڑے ناپے تولے انداز میں کرتے ہیں۔ یہ تمام تر نتائج انہوں نے اپنی زندگی کو داؤ پر لگا کر حاصل کئے۔ اور انہی تجربات نے "صراط مستقیم" کی طرف ان کی رہنمائی کی۔ اسلام کی طرف رغبت کے بارے میں انہوں نے بتاتے ہوئے کہا:

میرے کیتھولک نظریے سے فرار اور اسلام کی طرف رغبت کی سب سے اہم وجہ ارض فلسطین کے بارے میں کلیسا کیتھولک کا وہ موقف ہے جس کے مطابق "وارض المیعاد والشعب المختار" یعنی ارض فلسطین ہی وہ مقدس سرزمین ہے جس کا وعدہ ہمارے اللہ نے ہم سے کیا تھا اور بے شک ہم ہی (یہودی) اللہ کے پسندیدہ بندے ہیں۔

الحاد سے ایمان کی طرف کا سفر

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مشہور عالمی مفکر نے کہا: "الحاد سے ایمان کی طرف کا سفر ۱۹۳۳ء سے ہی شروع ہو چکا تھا جب میں فلسطینی فرانسیسی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کونسل کا ممبر تھا۔ اور نفس الوقت "کیتھولک مسیحی نوجوانوں کی تنظیم" کا چیئرمین بھی تھا۔ اور یہ بات اس کی دلیل ہے کہ کمیونزم اصل میں عیسائیت (نصرانیت) کی وہ اصطلاح ہے جو اقتصادی مسائل کے حل کے لئے استعمال کی گئی ہے۔

۱۹۳۳ء سے ۱۹۳۹ء کا زمانہ یورپ کے لئے انتہائی انتشار اور بدامنی کا زمانہ تھا۔ ہٹلر کا وجود پوری دنیا کے لئے خطرے کا باعث تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کے بعد قیامت نام کی کوئی اور چیز نہیں ہو سکتی۔ میرے طالب عالمی کے دور نے بھی مجھے اپنی عاقبت سنوارنے کی طرف اکسایا۔ اور میں چاہتا تھا کہ میری موت ایک دیندار شخص کی ہو۔ یہ دور میرے نصرانی بننے کا باعث بن گیا اور پھر ہٹلر کے مد مقابل اگر کوئی مضبوط محاذ نظر آتا تھا تو وہ یہی تھا۔ اس وقت فرانس کے تمام ادیب، شاعر، مصور اور جامعات کے اساتذہ، نوبل انعام یافتہ شخصیتیں یا تو کمیونسٹ پارٹی کے ممبر تھے یا پھر ان کے نقادکار تھے۔

اسلام کسی نہتے پر ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہیں دیتا

میرا یہ موقف میرے لئے وبال جان ثابت ہوا اور مجھے گرفتار کر لیا گیا اور ۱۹۴۰ء میں مجھے تین سال کے لئے جیل بھیج دیا گیا۔ دوسری جنگ عظیم کے خاتمے تک میں جیل میں رہا۔ اسی دوران وہ واقعہ پیش آیا جس نے مجھے اسلام کی طرف دلی طور پر مائل کیا۔ مجھے قید کے دوران ایک گوریلا کمانڈر کے حوالے کر دیا گیا۔ تھا جس نے میرے مقدر کا فیصلہ کرنا تھا۔ یہ الجزائر کے صحرائی علاقے "جلفہ" کی بات ہے جہاں پر مجھے قید رکھا گیا۔ کمانڈر نے مجھ سے نجات حاصل کرنے کی خاطر عجلت میں مجھے گولی مار دینے کا حکم دیا۔ تعمیل کے لئے الجزائر کے وہ فوجی مسلمان تھے جو اس کمانڈر کے زیر حکم تھے۔ انہوں نے مجھ پر گولی چلانے سے انکار کر دیا۔ یہ سب کچھ میرے سامنے ہوا چونکہ میں عربی زبان سے واقف نہ تھا اس لئے مجھے وجوہات سمجھ نہ آسکیں۔ اس وقت مجھے اپنی زندگی بچ جانے کی خوشی سے زیادہ یہ سوچ کھائے

بارہی تھی کہ آخر وہ کیا اسباب ہیں جن کی بدولت مجھے گولی مارنے سے انکار کیا گیا ہے بھلا ہو اس الجزائری کے ترجمان کا جو مسلمان تھا اس نے مجھے وہ حقیقت بتائی جو آج تک میرے کانوں میں گونج رہی ہے کہ

"اسلام بچے پر ہاتھ نہیں اٹھاتا ہے"

محنت شاقہ اور طویل تحقیق نے

ان پر ازلی حقیقت واضح کردی

یہ وہ پہلا واقعہ ہے جس نے میرے ذہن کو ہلا کر رکھ دیا میرے اندر اسلام کو سمجھنے اور پڑھنے کی شدید خواہش پیدا ہوئی جس کے نتیجے میں میں نے اسلامی اخلاقیات کورس سال" جامع سوربون" میں پڑھا۔

اسی دوران میں جب میں دوبارہ الجزائر گیا تو میری ملاقات الجزائری علماء کی تنظیم کے چیئرمین سے ہوئی۔ ان کی شخصیت میں مجھے اسلام عملی طور پر نظر آیا انہی کی بدولت الجزائر کے قومی ہیرو "عبدالقادر الجزائری" کے حالات زندگی اور وطن کی آزادی کی خاطر کوششوں کا علم ہوا۔ یہ سلسلہ ۱۹۶۸ء کے آخر تک جاری رہا۔ اسی دوران تحریک آزادی کے حق میں جنرل بابیگو" کے خلاف مکتفار رہا۔

۱۹۶۸ء کے بعد یورپ کی سیاست نے بھی پلٹا کھایا۔ جس کی وجہ سے فرانس کی سیاست بھی خاصی متاثر ہوئی۔ طالب علموں مزدوروں اور عام آدمیوں کی سوچ میں ایک انقلاب برپا ہوگیا۔

اس دوران میں مدرس کے فرائض انجام دیتا رہا مگر بجائے سکھانے کے میں نے طلباء سے جو حاصل کیا وہ مجھے اسلام کی طرف مزید آگے بڑھاتا رہا۔ مثلاً جب ہم سرمایہ داری نظام کی مہربانیوں کا ذکر کرتے تو تمام تر اندرونی، بیرونی بحران اجتماعی اموات، نفسا نفسی کا عالم، دولت کی دوڑ وغیرہ سب اسی کا ثمر ثابت ہوتیں۔ اور جب ہم اشتراکیت کو زیر بحث لاتے تو معلوم ہوتا کہ سٹالن اور خروشیف کے نعرے سب سرمایہ داری کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ مجھے سٹالن اور خروشیف کی اشتراکیت کی سمجھ اب تک نہیں آسکی۔

اور یہ حقیقت ہے کہ اشتراکیت، اشتراکیت کے دعویداروں سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ روس کسی طور بھی اپنے آپ کو اشتراکیت کا علمبردار نہیں کہہ سکتا۔ اور نہ ہی اشتراکیت اپنے اصلی وجود میں دنیا کے کسی گوشے میں پائی جاتی ہے۔

۱۹۷۰ء میں میرے انہی خیالات کی بنا پر مجھے کمیونسٹ پارٹی سے "کک آؤٹ" کردیا گیا۔

اس کے بعد جب یونیسکو کے زیر اہتمام ثقافات کے بارے میں عالمی مذاکرہ ہوا تو وہاں میں نے "غیر مغربی ملکوں کا دنیا کی ثقافت میں کردار" کے موضوع پر ایک مدلل اور سیر حاصل گفتگو کی۔ اس دوران کانفرنس میں اہل مغرب کو یہ بتایا کہ مغربی ثقافت "انسان کو جوہر انسانیت سے دور کرتی ہے بلکہ اس نے روح جیسی مقدس چیز کا بھی مذاق اڑایا ہے۔ میں نے اسی ضمن میں دو کتابیں مرتب کیں، جن میں سے ایک کا نام "اسلام کی بشارتیں" اور دوسری کا نام "اسلام ہماری تہذیب" ہے میری ان تمام کاوشوں سے آپ پر واضح ہوگیا ہوگا کہ میں اسلام کے کس قدر قریب رہا۔

مسئلہ فلسطین کے بارے میں اہل کلیسا کا موقف معلوم ہونے کے بعد مجھے اب کسی اور دلیل کا انتظار نہ تھا بلکہ اس موقف نے مجھے عملی طور پر کچھ کرنے پر مجبور کردیا۔ اور میں اس تلخ حقیقت سے بھی آگاہ ہوچکا تھا کہ تعلیمی میدان میں اسکول کے مرحلے میں ہی بچوں کے ذہن تحریف شدہ انجیل کے ذریعے یہ بٹھا دیا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ارض فلسطین کو یہودیوں کے لئے مخصوص کردیا ہے۔ نصرانی تعلیم کے یہ اسلوب اصلاً صہیونیت کی بنیادوں پر قائم کئے گئے ہیں ان تمام حقائق سے میں نے لبنان پر اسرائیلی جارحیت کے دوران صہیونیت کی ناپاک چالوں سے "لی موند" اخبار کے ذریعے عوام کو مطلع کیا۔ جس کے نتیجے میں مجھے اور ناشر کو "سامی نسل کی توہین" کے الزام سے نوازا گیا۔

یہ بات تو اب عام فہم ہے کہ صہیونیت کسی مذہبی فرقہ کا نام نہیں بلکہ یہ ایک دہشت پسند مکروہ عزائم رکھنے والی تنظیم کا نام ہے جس کو اٹھارویں صدی میں ایک خبیث نے اپنے مذموم ارادوں کی تکمیل کی خاطر قائم کیا۔ اور اسے مذہب کا رنگ دیا۔ اس کے بانی کا نام تھیوڈور ہرتزل تھا جس کا مذہب سے دور کا بھی تعلق نہ تھا۔ بلکہ یہ وہ ملحد ہے جس نے اپنی حسب خواہش انجیل مقدس میں تحریف کی۔ اور ناپاک ارادوں کی تکمیل کو مذہبی فرائض قرار دیا۔

اسلام کے بارے میں عظیم مفکر نے اپنے تاثرات کچھ اس طرح بیان کئے۔

میری تلاش نے مجھے اس حقیقت سے آگاہ کیا کہ اسلام ہی وہ مذہب ہے جو عقلی اور وجدانی دونوں کیفیتوں میں خدا کی وحدانیت کا ثبوت مہیا کرتا ہے۔ اور "قرآن کریم" کائنات اور بشریت کو ایک وحدت میں باندھتا ہے۔ "نماز بھی" ایک مرکزیت کی دعوت دیتی ہے۔ جس میں ہماری اصل وجودیت ہے قرآن کریم تمام اسرار اور اشیاء کا انکشاف کرتا ہے۔ اور یہ تمام تر حقائق اللہ خالق کل اور اس فطری نظام زندگی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ جس میں انسانی معاشرہ اور بشریت کی رمز بھی ہے۔

اس فطری دین کی اساس نظم و نسق اور خالق حقیقی کی طرف لوٹ کر جانے والی حقیقتوں پر استوار ہے اور انسان کا اس دنیا میں قیام مقاصد الٰہی کی تکمیل ہے۔

پیرس میں یونیسکو کے زیر اہتمام ہونے والا مذاکرہ جس کا عنوان تھا۔

"کیا اسلام مستقبل میں مغرب پر غلبہ کی استطاعت رکھتا ہے؟"

رجا گارودی نے کہا اور اپنی بات کو تاریخی حوالوں سے ثابت کیا۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور محسن انسانیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کی بعثت نے ایک ہی دین کی تکمیل میں ایک دوسرے کی مدد کی۔ خصوصاً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے ذریعے تمام آسمانی کتابوں کی تکمیل کردی۔ جس نے حضورؐ سے قبل کے تمام انبیاء علیہم السلام کو مسلمان کے نام سے پکارا۔

احادیث نبویؐ میں دین ابراہیم پر قائم رہنے کی دعا اور ابراہیم علیہ السلام کو مسلمان کے باپ دادا سے یاد کرنے کے

باقی صفحہ ۲۴ پر

قادیانیوں کی بھارت نوازی

قادیانیوں کا الہامی عقیدہ اکھنڈ بھارت ہے پاکستان کو انہوں نے مجبوری سے قبول کیا ہے

قادیانیوں کی روزِ اوّل سے یہ کوشش رہی کہ پاکستان کو ختم کر کے اکھنڈ بھارت بنایا جائے۔

ڈاکٹر دین محمد فریدی، نمائندہ ختم نبوت

روزنامہ مشرق لاہور جمعہ ۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء صفحہ آخر کالم ۵، ۶ پر مرزا طاہر کا بیان کچھ اس طرح شائع ہوا ہے۔

"امرتسر ۲۰ دسمبر (ریڈیو رپورٹ) بھارتی پنجاب کے شہر قادیان میں جمعرات سے قادیانیوں کے تین روزہ اجتماع کا آغاز ہو گیا ہے۔ اس اجتماع میں بھارتی قادیانیوں کے علاوہ دنیا بھر سے آئے ہوئے تین ہزار قادیانی شرکت کر رہے ہیں۔ پہلے اجلاس کے دوران مرزا طاہر کا بیان پڑھ کر سنایا گیا۔ جس میں ہندوؤں، مسلمانوں (قادیانیوں) سکھوں اور دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے پر زور دیا گیا ہے کہ وہ سب باہمی اتفاق سے بھارت کو مضبوط بنائیں۔"

دیکھنے کو یہ ایک معمولی بات ہے مگر اس کے پس منظر پر نگاہ کی جائے تو یہ پاکستان کے لئے خطرے کی گھنٹی ہے۔ قادیانی خود کاشتہ اسلام سے غداری کے لئے اٹھایا گیا ہے۔ یہ ٹولہ مذہب کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی بیخ کنی پر تلا ہوا ہے۔ اور پاکستان کا تو یہ ازلی دشمن ہے۔ اکھنڈ بھارت کا عقیدہ ہے جب پاکستان کی تحریک جوبن پر تھی تو قادیانیوں کے دوسرے سربراہ مرزا بشیر الدین نے قادیانیوں کو حکم دیا۔

"اس لئے ہمیں (تحریک پاکستان) قانون شکنی اور سٹرائیک میں احمدیوں (قادیانیوں) کو مسلم لیگ کا ساتھ نہ دینا چاہیئے۔"

روزنامہ الفضل قادیان یکم فروری ۱۹۴۶ء یہ حکم مرزا بشیر الدین نے اس لئے دیا تھا کہ وہاں اگر پاکستان بن گیا تو وہاں اسلامی حکومت کا قیام اور اسلامی نظام کا نفاذ ہوگا اور اسلام میں ہماری کوئی جگہ نہیں کیونکہ ہماری تاریخ تو ہمیں اسلام کے غداروں کی فہرست میں شامل کرتی ہے۔ مرزا غلام احمد نے پہلے ہی انگریز کی خیر خواہی میں مکہ اور مدینہ کا تقدس ختم کرنے کا اعلان کر رکھا تھا۔ اب اس کا بیٹا یہ کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ برصغیر میں ایک ایسا ٹکڑا معرض وجود میں آئے۔ جہاں خالص مسلمانوں کی حکومت ہو۔ چنانچہ ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء کو چوہدری ظفر اللہ خان کے بھتیجے کی شادی پر بشیر الدین نے کہا۔

"حضور نے فرمایا جہاں تک میں نے ان پیشین گوئیوں پر نظر دوڑائی ہے۔ جو مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے متعلق ہیں اور جہاں تک کہ اس فعل پر جو مسیح موعود کی بعثت سے ہے غور کیا ہے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ہندوستان میں ہمیں دوسری اقوام کے عیسائیوں کے ساتھ شراکت رکھنی چاہیئے۔"

مرزا بشیر الدین اپنی جماعت کو تلقین کرتے ہیں کہ،

"ممکن ہے کہ عارضی طور پر کچھ افتراق ہو اور کچھ وقت کے لئے دونوں قومیں جدا جدا رہیں مگر یہ عارضی حالت ہوگی اور ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ جلد یہ دور ہو جائے بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ بھارت ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر رہیں۔"

روزنامہ الفضل ۵ اپریل ۱۹۴۷ء "اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے لیکن قوموں کی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے یہ اور بات ہے ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائیں۔"

(الفضل ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء) ان حوالہ جات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ قادیانیوں کا الہامی عقیدہ اکھنڈ بھارت ہے۔ اور پاکستان کو انہوں نے مجبوری سے قبول کیا ہے۔ اور وہ روز اول سے اس کوشش میں ہیں کہ پاکستان کو ختم کر کے اکھنڈ بھارت بنایا جائے۔ اس سلسلے میں ہر حربہ استعمال کر رہے ہیں۔ راقم نے کوشش کی ہے کہ اپنے اس مضمون میں قادیانیوں کا ملک دشمن مکروہ چہرہ بے نقاب کر سکوں۔ مرزا محمود نے سکھوں کو ایک پمفلٹ شائع کیا عنوان تھا کہ

"سکھ قوم سے دردمندانہ اپیل"

جس میں یہ الفاظ تھے کہ

"میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے رب میرے اہل ملک کو سمجھ دے اول تو یہ ملک بٹے نہیں اور اگر بٹے تو پھر مل جانے کے راستے کھلے ہیں۔"

اور ان راستوں کو کھلا رکھنے کے لئے پاکستان میں آ کر ہندوستان کی وفاداری کا دم بھرتے رہے گاندھی کی وفات پر پنڈت نہرو کو مرزا محمود نے تعزیتی پیغام بھیجا اس میں یہ الفاظ بھی تھے۔

"خدا جانتا ہے باوجود اس کے کہ ہمیں ہمارے مقدس مرکز قادیان سے زبردستی نکالا گیا ہم آپ کے اور آپ کی حکومت کے خیر خواہ ہیں۔"

(الفضل ربوہ ۲ فروری ۱۹۴۸ء) مرزا بشیر الدین نے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اپنی جماعت کو حکم دیا کہ پاکستان کے ہر محکمے میں گھس جاؤ دولت بھی کماؤ اور قادیانیوں کے حقوق کا تحفظ کرو جب تک سارے محکموں میں ہمارے آدمی موجود نہ ہوں ان سے جماعت پوری طرح کام نہیں لے سکتی مثلاً موٹے موٹے محکموں میں فوج، پولیس، ایڈمنسٹریشن، ریلوے، فنانس،

اکاؤنٹس، کسٹمز اور انجینئرنگ ہے یہ آٹھ دس موٹے موٹے صیغے ہیں جن کے ذریعے سے جماعت اپنے حقوق کا تحفظ کرا سکتی ہے۔ ہماری جماعت کے نوجوان فوج میں بے تحاشا جاتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ہماری تعداد فوج میں دوسرے محکموں کی نسبت زیادہ ہے۔ اور ہم اس سے اپنے حقوق کی حفاظت کا فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ باقی محکمے خالی پڑے ہیں بے شک آپ لوگ اپنے لڑکوں کو نوکری کرائیں لیکن وہ نوکری اس طرح سے نہ کرائی جائے جس سے جماعت فائدہ اٹھا سکے۔ پس یہ بھی اس طرح کیا جائیں کہ ہر صیغے میں ہمارے آدمی موجود ہوں۔ اور ہماری آواز ہر جگہ پہنچ سکے۔

(خطبہ مرزا محمود الفضل ربوہ ۱۱ جنوری ۱۹۵۲ء)

بدقسمتی سے ظفر اللہ قادیانی پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بن گیا۔ اور سیالکوٹ کا کمشنر ایم ایم احمد قادیانی بنا۔ پنجاب کا گورنر موڈی تھا۔ جنرل گریسی کمانڈر انچیف، سول پنجاب کا کرنل ہربرٹ، ان دونوں قادیانیوں اور تینوں انگریزوں نے مل کر سیالکوٹ کی سرحد کی نگرانی کی اور باوجود قائد اعظم کے حکم کے کہ جموں کٹھوعہ سڑک کاٹ دی جائے اور بھارتی فوج کو اندر داخل نہ ہونے دیا جائے یہ انگریز حکم نہ مانا گیا۔ اس سے پہلے ظفر اللہ جو باؤنڈری کمیشن میں مسلم لیگ کا وکیل تھا۔ ایک ایسی ہی حرکت کر چکا تھا اور گورداسپور کی قادیانی آبادی کا نقشہ مسلمانوں سے علیحدہ پیش کر چکا تھا۔ گورداسپور مسلمان اکثریت کا ضلع تھا۔ مسلمانوں کی ہجرت کی وجہ سے گورداسپور میں مسلمان اقلیت میں رہ گئے۔ باؤنڈری کمیشن کے پہلے فیصلہ کے مطابق گورداسپور کا ضلع پاکستان کے حصہ میں آیا۔ پاکستان کی طرف سے اس کے ڈپٹی کمشنر احمد حسین مقرر ہوئے۔ مگر جب قادیانی آبادی جو کہ غالباً نقشہ کے مطابق ۲۰ ہزار تھی۔ قادیان کو ویٹی کن سٹی بنانے کے لئے پیش کی گئی تو انگریز ہندو قادیانی ملی بھگت سے ضلع گورداسپور ماسوا تحصیل شکر گڑھ کے ہندوستان کو دے دیا گیا۔ نہری پانی کا ضلع اور کشمیر تک سڑک ہندوستان کے ہاتھ باآسانی آ گئی۔ ان واقعات کی شہادت مشہور بدنام زمانہ منیر انکوائری رپورٹ میں بھی درج ہے۔ اور ان واقعات کی شہادت جناب نور احمد کی کتاب "مارشل لاء سے مارشل لاء تک" میں ملتی ہے۔ اور باؤنڈری کمیشن میں جو مسلمان جج تھے وہ ظفر اللہ کی حرکت پر حیران تھے۔ بہرحال قادیانیوں کی یہ پہلی کوشش تھی کہ پاکستان کی شہ رگ کشمیر کو کاٹنے میں کامیاب ہوئے۔ دوسری کوشش کلیدی اسامیوں پہ قبضہ تھا جو کہ مسلم لیگ کی دینی سے ناواقف قیادت قادیانیوں کے مسلمانوں جیسے نام سے دھوکا کھا کر اور ظفر اللہ کی وزارت خارجہ کے دباؤ میں آ کر قادیانیوں کو دینے پر مجبور ہوئی۔

تاریخ شاہد ہے کہ روس وہ واحد ملک ہے جس نے دنیا کے نقشہ پہ پاکستان کو سب سے پہلے قبول کیا۔ مگر ظفر اللہ خان نے اپنی وزارت خارجہ کے پردے میں پاکستان کو ایسی خارجہ پالیسی کی ڈگر پر ڈال دیا کہ پاکستان کے تعلقات روس اور بلاد اسلامی ممالک سے خراب ہوتے چلے گئے۔ ان حالات کو خود قائد اعظم نے بھی محسوس کر لیا تھا۔ ۱۹۴۸ء میں راجہ صاحب محمود آباد سپیشل جہاز میں کراچی تشریف لائے۔ اور جناب قائد اعظم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ ہندوستان میں رہ جانے والی مسلمان اقلیت میں قیادت کے فقدان سے پریشان تھے۔ اور قائد اعظم کو واپس ہندوستان لے جانا چاہتے تھے۔ قائد اعظم نے تمام گفتگو بڑے تحمل سے سنی اور راجہ صاحب کو فرمایا "کہ اگر مجھے پاکستان کے متعلق اطمینان ہو جائے تو میں آپ کے ساتھ اسی جہاز میں چلنے کو تیار ہوں آپ کو کیا معلوم میرے ارد گرد غدار موجود ہیں۔" اور ان غداروں پر نگاہ ڈالی جائے تو سر فہرست ظفر اللہ خان دکھائی دیتا ہے۔ جس کا دل قادیان کے لئے بے تاب نظر آتا ہے۔ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ ہر قادیانی فرد اپنے سربراہ کا حکم منجانب اللہ تصور کرتا ہے پاکستان کی ملازمت تو یہ صرف دولت حاصل کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ ورنہ اصلی حکم قادیانی سربراہ کا مانتے ہیں۔

جب یو این او میں ظفر اللہ نے فلسطین کے مسئلہ کی حمایت کی تو عرب وفود شکریہ ادا کرتے آئے تو اس نے شکریہ کا تار گورنمنٹ آف پاکستان کی بجائے ربوہ کے سربراہ بشیر الدین محمود کو بھجوا دیا اس کی وزارت خارجہ کے دوران جب یو این او میں تھا۔ تو وزارت خارجہ کا ایک بڑا آفیسر دورہ پر گیا حکومت پاکستان کی جانب سے حکم پہنچا کہ اس آفیسر کے دورہ تک یو این او میں ٹھہرے تو ظفر اللہ نے حکومت پاکستان کا حکم ماننے سے ان الفاظ میں انکار کر دیا کہ اگر ٹھہرانا ہے تو مرزا بشیر الدین حکم دے۔ جب اس قسم کے حالات سامنے آئے تو پاکستان کا محب وطن طبقہ چونک اٹھا۔ ان دنوں حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری خانہ نشین ہو چکے تھے، کہ اواخر دسمبر ۱۹۴۹ء کو پاکستانی فوج کا ایک لیفٹیننٹ کرنل ایک سی ایس پی کے دوست کے ہمراہ شاہ جی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ شاہ صاحب ہم پہلے تو قادیانیت کے متعلق علماء کے تعصب کو فی الواقع ایک فضول مذہبی جھگڑا سمجھتے تھے۔ اب لوگ جب قادیانیت کے متعلق لمبے لمبے وعظ کرتے تو خیال ہوتا کہ یہ بھی ملائیت کی خصوصیت ہیں یا احرار کی افتاد طبیعت کہ وہ ذہنی طور پر مشغول رہنا چاہتے ہیں۔ لیکن پاکستان بن جانے کے بعد جو حقائق ہمارے مشاہدے اور تجربے میں آئے ہیں وہ اتنے سنگین ہیں کہ پاکستان وجہ اول کی لیڈرشپ کے ہاتھوں موجودہ حیثیت کھو بیٹھے گا۔ اور اس کا کوئی دوسرا نقشہ ہوگا۔ یا ہندوستان کی طرف کسی نہ کسی شکل میں پلٹ جائے گا۔ اس کی حیثیت ایک مرزائی ریاست کی سی ہوگی۔

ان تینوں میں جو شکل جس طرح قائم ہوگی اس کے پس منظر میں مرزائی ہوں گے کیونکہ اس غرض سے وہ اندر خانہ اپنے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔ شاہ جی نے ان سے کہا کہ یہ سب باتیں وزیر اعظم لیاقت علی خاں کے نوٹس میں لائیں۔

کرنل نے کہا "شاہ جی ہماری اصل مصیبت یہ ہے کہ حکمران جماعت دینی یا معاشرتی دلچسپی رکھتی ہے۔ مذہبی نہیں۔ اولاً اپنی ذات ثانیاً اپنی جماعت پھر اس کے حدود میں اپنے مفاد و مصالح دیکھتی ہے۔ ہم آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ کو بتائیں کہ مرزائی کیا کر رہے ہیں؟ میرے ساتھ یہ سی ایس پی آفیسر ہیں اور وزارت خارجہ میں اہم عہدہ پر فائز ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خاں پاکستان کا وزیر خارجہ ہے لیکن اس کے منصب کا فائدہ مرزائیت کو پہنچ رہا ہے۔ وہ بیرونی دنیا میں پاکستان کی نمائندگی کی بجائے اپنی جماعت کی نمائندگی کا ذریعہ بنا ہوا ہے۔ اس نے بیرونی ملکوں میں قادیانی امت کے لئے سیاسی و معاشرتی رابطے بنا لئے ہیں۔ اگر مرزائی کامیاب ہو گئے تو بین الاقوامی ناظروں کی معرفت قادیانیت کو اندرون ملک تحفظ ملے گا۔ (تحریک ختم نبوت ص۳۰ شورش کاشمیری)

۱۹۴۸ء میں ظفر اللہ نے ایک اور چال چلی کہ قائد اعظم جب اپنی زندگی سے مایوس ہوئے تو وہ سر آغا خان، راجہ صاحب محمود آباد، یا نواب آف بھوپال میں سے کسی کو

گورنر جنرل بنانا چاہتے تھے، نواب آف بھوپال کو تین بار تار دیا گیا۔ مگر سر ظفر اللہ نے وزارت خارجہ کے ذرائع استعمال کر کے نواب آف بھوپال تک تار پہنچنے نہیں دی کیونکہ نواب آف بھوپال ظفر اللہ کی ریاست بھوپال میں ملازمت کے دوران مسلمانوں کے خلاف نیت سے آگاہ ہو چکا تھا۔ اور اسی وجہ سے اسے ریاست بھوپال کی ملازمت سے نکال چکا تھا۔ اگر نواب آف بھوپال پاکستان کے گورنر جنرل بن جاتے اور ظفر اللہ وزارت خارجہ سے ہٹا دیا جاتا تو پاکستان صحیح معنوں میں پاکستان ہوتا۔ قائد اعظم کی رحلت کے ساتھ ہی حیدر آباد کی ریاست پر ہندوستان کی فوج نے چڑھائی کر دی۔ اس کا تصور یہ تھا کہ اس نے ضابطہ کے مطابق پاکستان میں شمولیت کا اعلان کیا تھا۔ ریاست کی فوجوں کا کمانڈر انچیف قادیانی تھا۔ اسے باہر سے اشارہ ملا اس نے ہندو فوج کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور حیدر آباد کی مسلم ریاست قادیانی سازش سے زبردستی ختم کر دی گئی۔

ان حالات کو دیکھتے ہوئے سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے اس محاذ کو سنبھالا اور اپنے بہترین دست راست حضرات قاضی احسان احمد شجاع آبادی کو حکام سے ملنے کی ڈیوٹی سونپی۔ ۱۹۵۱ء کے الیکشن میں سیالکوٹ ریلوے اسٹیشن پر خان لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان سے ان کے سیلون میں ملاقات کی اور انہیں قادیانیت کے عزائم سے آگاہ کیا۔ ان کی ملاقات کے بعد جناب لیاقت علی خان کیبنٹ میٹنگ میں ظفر اللہ کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔ بلکہ ایک دفعہ تو وزیر اعظم نے ظفر اللہ کو ڈانٹ کر کہہ دیا تھا کہ میں جانتا ہوں کہ تم کس غیر ملکی طاقت کے ایجنٹ ہو۔ راولپنڈی کے کھلے عوامی جلسہ میں خان لیاقت علی خان مصدقہ اطلاعات کے مطابق ظفر اللہ کو وزارت خارجہ سے ہٹانے کا اعلان کرنے والے تھے کہ ظفر اللہ کے لے پالک جرمن نژاد کنٹرے نے وزیر اعظم پاکستان کو جلسہ عام میں گولی مار دی۔ منصوبہ کے مطابق سید اکبر کو گولی مار کر مشہور کر دیا کہ وزیر کا قاتل یہ تھا۔ اور کنٹرے کو بچا لیا گیا۔ اس کے بعد پاکستان کا ایک طبعیت اور شریف طبع خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم بنے اس کی شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر قادیانیت اور سر ظفر اللہ نے پاکستان میں جو طوفان بدتمیزی مچایا وہ ناقابل بیان ہے اور اس طوفان کو اور زیادہ ہوا دینے کے لئے قادیانی سربراہ مرزا محمود کھلے اعلان کر رہا تھا کہ ۱۹۵۲ء گزرنے نہ پائے کہ دشمنوں پر احمدیت کا رعب غالب آجائے اور وہ مجبور ہو کر احمدیت کی آغوش میں آگریں۔

الفضل ربوہ ۱۱ جنوری ۱۹۵۲ء پھر خطبہ دیا

"اپنا یا بیگانہ کوئی اعتراض کرے، کوئی پرواہ نہیں ہے جو ہادی صاحب ہے جو میں نے کہا ہے اور وہی ایک دن ہم کر کے رہیں گے۔" الفضل ربوہ ۱۹ جولائی ۱۹۵۲ء

یہ اور اس قسم کے غلیظ بیانات نے ملک میں زبردست اضطراب پیدا کر دیا جس کو توڑنے کے لئے سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تحریک پر حضرت مولانا سید ابوالحسنات قادری کی سربراہی میں ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی تحریک چلی تقریباً ساڑھے دس ہزار مسلمان ناموس رسالت پر قربان ہو گئے۔ پاکستان میں جنرل ڈائر کا جانشین جنرل اعظم موٹی خان مسلمان نوجوانوں کے سینوں سے گولیوں سے چھلنی کر کے قادیانیوں اور ظفر اللہ کا تحفظ کر رہا تھا۔ مگر خدا کی امداد سے قادیانیت کو نوجوانوں کے سرخ خون نے تلپٹ کر کے رکھ دیا۔ خواجہ ناظم الدین کی پوری کابینہ ختم ہوئی اور مرزائی پاکستان میں ایک گالی بن کر رہ گئے۔

۱۹۵۳ء کی مقدس تحریک ختم نبوت کے بعد قادیانیوں نے اپنی چال کو بدل دیا۔ انہوں نے فوج میں اثر و رسوخ پیدا

تحریکِ ختمِ نبوت 1953

ترتیب و تحقیق: مولانا اللہ وسایا

☆ اکتوبر ۱۹۴۳ء قادیان سے ۲۲ جنوری ۱۹۵۳ء لاہور تک۔ کے حالات و واقعات کا بصیرت افروز تجزیہ ☆ ملتان فائرنگ کیس ☆ آل پارٹیز مجلس عمل کا قیام ☆ جہانگیر پارک کراچی میں ظفر اللہ خاں قادیانی کے جلسہ پر پتھراؤ ☆ قادیانیوں کے خلاف جلسے' جلوس اور ہڑتالوں کا لامتناہی سلسلہ ☆ خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان کو نوٹس ☆ حضرت امیر شریعت" مولانا ابوالحسنات" اور مجلس عمل کے دیگر راہنماؤں کی گرفتاریاں ☆ امت مسلمہ کا احتجاج اور لیگی حکومت کا ظلم ☆ لاہور میں مارشل لاء ☆ اعظم و ناظم کا ظلم و ستم ☆ مرزائیوں کی بربریت ☆ عاشقان ختم نبوت کے سینے اور سفاکوں کی گولیاں ☆ لاہور میں پاسبانان ختم نبوت کا قتل عام ☆ گولیوں کی بوچھاڑ اور لاشوں کے انبار ☆ عشق مصطفیٰ" کے لئے خاک و خون میں تڑپنے والے شہداء کی ایمان پرور' جہاد آفرین داستانیں ☆ حق کی للکار' باطل کا فرار ☆ رسوائے زمانہ جسٹس منیر کی قادیانیت نوازی' انصاف کا خون ☆ تحریک کے راہنماؤں کی جرات رندانہ ☆ سینکڑوں عنوانات ☆ ہزاروں کہانیاں ☆ مجلس عمل کا عدالت میں باطل شکن تحریری بیان ☆ عدالت کے مرزائیوں سے سوالات 'مرزائیوں کے مغالطہ آمیز جوابات اور مولانا محمد علی جالندھری" کا تاریخی جواب الجواب ☆ کتاب کے ہر صفحہ پر حقائق کا انبار ☆ تاریخ نے راز گل دیئے' جس سے مرزائیت عریاں ہو گئی ☆ تحریک کے مخالفین کا انجام ☆ تحریک کی صوبہ جاتی رپورٹیں ☆ پنجاب کے اضلاع میں تحریک کی رفتار ☆ لاکھوں سرخرو چہرے' بیسیوں مکروہ مہرے ☆ ایک ایسی تاریخی اور مستند دستاویز جس سے حق کا بول بالا ہوا اور دشمن کا منہ کالا ہوا ☆ حضرت لاہوری" کا اہل جنت سے خطاب ☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ ایک قرض و فرض کی ادائیگی ☆ رشحات قلم' مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری" ☆ قائد احرار ماسٹر تاج الدین انصاری" ☆ قائد تحریک ختم نبوت مولانا تاج محمود" ☆ شیر اسلام' مولانا غلام غوث ہزاروی" ☆ وکیل ختم نبوت' مولانا مرتضیٰ احمد خاں میکش درانی"

پڑھئے اور تحفظ ختم نبوت کے لئے آگے بڑھئے

کمپیوٹر کتابت ☆ عمدہ کاغذ ☆ اعلیٰ طباعت ☆ بہترین جلد ☆ صفحات 912 ☆ قیمت، 100 روپے ☆ قیمت کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے ☆ وی پی ہرگز نہ ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ۱ دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ۔ ملتان پاکستان فون = ۴۰۹۷۸۔

۲ مکتبہ سید احمد شہید" ۔ ۲۱ ۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور فون = 228196

کرنے کے لئے قادیانی لڑکیوں کو ٹرینڈ کرکے ایسے آفیسران سے شادی کرنی شروع کردی جنہیں فوج میں ترقی کا موقع ملا تھا۔ ساتھ ہی ساتھ مسلمانوں میں اس انداز سے کام کرنا شروع کیا کہ مسلمانوں میں دینی حس ختم ہوجائے۔ اور علماء کرام سے وقار ختم کرنے کے لئے ان کے اختلافات کو خوب ہوا دی۔ راقم الحروف کا ذاتی تجربہ ہے کہ ہمارے علاقے کا ایک چرب زبان قادیانی ماسٹر شاہ عالم جینجر ایسی جگہ بیٹھتا جہاں دور دراز کے علاقوں سے آدمی آتے ہوں اور اسے بحیثیت قادیانی نہ جانتے ہوں۔ ان میں بیٹھتا، اخلاقی طور پر لوگوں کو چائے بھی پیش کرتا پھر بڑی چابکدستی سے علمائے کرام کے فروعی اختلافات بھونڈے انداز میں عوام کے ذہنوں میں اتارتا دوسرا طریقہ یہ استعمال کررہے ہیں کہ اپنی بیٹیوں کو خاص تربیت دے کر اہم افسران کے نکاح میں دیں اور ان سے قادیانیت کا مقصد پورا کرائیں جیسے آج کل عاصمہ جہانگیر حقوق انسانی کے پردے میں کام کررہی ہیں اور اخبارات میں بڑے دھڑلے سے اس کے بیان شائع ہوتے ہیں۔ سنہ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں ایم ایم احمد قادیانی نے خاص کردار ادا کیا۔ مشرقی پاکستان کو اقتصادی بحران میں مبتلا کرنے میں قادیانیت کا مکمل ہاتھ ہے۔ اوجڑی کیمپ کے دھماکہ سے دو دن پہلے تمام قادیانی راولپنڈی اور اسلام آباد سے نکل گئے تھے۔ اوجڑی کیمپ کے دھماکہ کے بعد قادیانیوں نے نماز شکرانہ ادا کی۔ قادیانیت کی سچائی میں مسلمانوں پر خدا کا عذاب قرار دیا۔ شاہ فیصل کی شہادت پر خوشی منائی صدر ضیاء الحق کے جہاز کی تباہی پر خوشی سے مٹھائیاں تقسیم کیں۔ مرزا طاہر کا اس سے پہلے بھی ایک بیان لندن سے بھی شائع ہوچکا ہے کہ پاکستان ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے گا۔ اب یہ بیان کہ تمام قومیں مل کر بھارت کو مضبوط بنائیں خاص توجہ طلب ہے۔ میں حکومت پاکستان کے ذمہ داروں سے خدمت میں عرض کروں گا کہ اس اسلام اور پاکستان دشمن ٹولے کو کلیدی اسامیوں سے فوراً علیحدہ کریں۔ اس سلسلے میں کسی قسم کی لیپا پوتی پاکستان کے لئے نقصان دہ ہوگا۔ نیز مسلمانوں کی خدمت میں عرض کروں گا کہ موجودہ فرقہ وارانہ چپقلش کے پیچھے قادیانیوں کا ہاتھ ہے خدارا انہیں اور پاکستان کو مضبوط بنائیں۔

سیالکوٹ میں قادیانی خاندان کا قبولِ اسلام

سیالکوٹ شہر کے نواحی قصبہ چھنوں سوم میں ایک پیدائشی قادیانی حفیظ احمد نے اپنی بیوی کنیز، چار بیٹوں اور دو بیٹیوں سمیت حضرت مولانا حافظ عزیز الرحمٰن قاسمی صاحب صدر المدرسین مرکزی مدرسہ تعلیم الاسلام چھنوں سوم کے دست حق پرست پر قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا ہے۔ قارئین ختم نبوت از خود گذارش ہے کہ اس خاندان کے لئے استقامت علی الحق کی دعا فرمائیں۔ حفیظ احمد مذکور کا نیا نام عبدالحفیظ رکھا گیا ہے۔ مرکزی مدرسہ تعلیم الاسلام علاقہ کی قدیم و معروف دینی درسگاہ ہے یہاں کے علماء کرام کی مساعی جمیلہ سے ماضی میں بھی کئی عیسائی اور قادیانی مشرف باسلام ہوچکے ہیں قارئین کرام ادارہ ہذا کی ترقی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

اظہار تعزیت

گذشتہ دنوں مولانا محمد حبیب لدھیانوی بھارت کے دارالحکومت دہلی میں انتقال کرگئے۔ ان پر تین مرتبہ دل کا حملہ ہوا۔ بالآخر آخری حملہ جان لیوا ثابت ہوا۔ اور وہ اس دار فانی سے رحلت کرگئے۔ اور وہ اپنے عظیم والد جنگ آزادی کے عظیم رہنما رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کے پہلو میں شاہی قبرستان دہلی میں دفن کردیئے گئے۔

قادیانی افسر ملک رفیق احمد کو ہٹایا جائے

جڑانوالہ: ایک قادیانی افسر جو کہ گرڈ اسٹیشن جڑانوالہ کا انچارج ہے لوگوں کو تبلیغ کرتا ہے۔ منع کرنے والے مسلمان ملازموں کا تبادلہ کروا دیتا ہے اور دھمکیاں دیتا ہے اور یہ بات انتظامیہ کے نوٹس میں بھی لائی گئی ہے اور ایک احتجاجی جلسہ بھی ہوا۔ جس میں حضرت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔ اور بھرپور احتجاج کرتے ہوئے انتظامیہ سے کہا کہ اس کے خلاف رپورٹ درج کی جائے اور اس کا فوراً تبادلہ کیا جائے لیکن انتظامیہ نے اس کے خلاف کسی قسم کا کوئی نوٹس نہیں لیا اور وہ اسی طرح تبلیغ میں مصروف رہے۔

ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس قادیانی افسر ملک رفیق احمد انچارج گرڈ اسٹیشن کو فوراً تبدیل کیا جائے اور قانونی کارروائی کی جائے۔

اخبارِ ختمِ نبوت

اعلان

کوئٹہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے صوبائی سیکرٹری اطلاعات و رابطہ محمد انور خان مندوخیل نے ایک پریس ریلیز میں بتایا ہے کہ عالمی مجلس کے صوبائی سیکرٹریٹ واقع آرٹ اسکول روڈ کا سابقہ ٹیلی فون نمبر ۲۱۹۴۰۔ بحال ہوگیا ہے لہٰذا اراکین مجلس و دیگر احباب مذکورہ ٹیلیفون نمبر ۲۱۹۴۰، پر رابطہ رکھیں۔

محمد انور خان مندوخیل
صوبائی سیکرٹری اطلاعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
(کوئٹہ بلوچستان)

جسٹس خلیل الرحمٰن کو تاریخ ساز فیصلے پر مبارک باد

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے قادیانیوں کے سو سالہ جشن پر پابندی کے حکم کے خلاف قادیانیوں کی درخواست مسترد کرنے کے بارے میں تاریخ ساز فیصلہ صادر کرنے پر لاہور ہائی کورٹ کے عزت مآب جسٹس خلیل الرحمٰن خان کو مبارکباد دی ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء اور ہائی کورٹ کے اس اہم فیصلہ پر مؤثر عملدرآمد کیا جائے۔ اور ربوہ سمیت ملک بھر کے قادیانی مذہب کی تعلیم و تشہیر بند کرنے کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کے گھروں، دکانوں، عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ آیت قرآنی لکھ کر خود کو مسلمان ظاہر کرنے اور مسلمانوں کو دھوکا دینے اور ان کے مذہبی جذبات مجروح کرنے پر قصوروار قادیانی کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان مقدمات درج کرکے ان کو جیل بھیجا جائے انہوں نے کہا کہ قادیانیوں

نے ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو ربوہ ... شہروں میں مرزا غلام احمد قادیانی جعلی نبی کے ... صد سالہ جشن منانے کا اعلان کیا تھا جس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ملک بھر میں تحریک چلانے کا اعلان کیا تھا جس پر ربوہ میں جھنگ کے ڈی سی اور ایس پی اور دوسرے افسر کے ساتھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کی میٹنگ ہوئی تھی جس میں طے پایا تھا کہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو ربوہ میں قادیانیوں کے جشن پر پابندی لگادی جائے اس کے بعد ۲۰ مارچ ۱۹۸۹ء کو ڈویژنل کمشنر ڈی آئی جی اور جھنگ چنیوٹ ربوہ کے احکام کی پھر عالمی مجلس کے رہنماؤں کے ساتھ ربوہ میں میٹنگ ہوئی جس میں مولوی فقیر محمد کی تجویز پر پھر مکمل پابندی لگانے کا مطالبہ کیا۔ ڈویژنل کمشنر نے صوبائی ہوم سیکرٹری پنجاب سے فون پر بات کی جس پر حکومت پنجاب نے پابندی لگانے کا فیصلہ کیا اور ڈی سی جھنگ نے ۲۱ مارچ ۱۹۸۹ء کو پابندی کا نوٹیفیکیشن جاری کر دیا۔ اور پھر مولوی فقیر محمد کی درخواست پر ڈی سی فیصل آباد نے بھی قادیانی جشن پر پابندی لگادی انہوں نے اس وقت کے ایس ایچ او تھانہ ربوہ اسلم لودھی کے اقدام کا خیر مقدم کیا جس نے پابندی پر مؤثر عملدرآمد کرایا۔ اور خلاف ورزی کرنے والے قادیانیوں کے خلاف مقدمات درج کئے۔

قادیانیت پاکستان میں اسرائیل ہے

بہاولنگر گذشتہ ہفتہ مولانا خدا بخش شجاع آبادی بہاولنگر ایک ہفتہ کے تبلیغی و تنظیمی دورہ پر آئے۔ بہاولنگر، چشتیاں آباد، فورٹ عباس، ہارون آباد، چشتیاں میں مختلف اجتماعات سے خطاب کیا اور مقامی انتخابات کرائے۔ مولانا خدا بخش خطیب ربوہ نے کہا کہ قادیانیت کا وجود پاکستان میں ایسا ہے جیسا کہ عرب میں اسرائیل ہے۔ مولانا نے کہا کہ ملک میں جو تخریب کاری ہو رہی ہے قادیانی اس میں شریک ہیں کیونکہ قادیانیوں کی کوشش ہے کہ پاکستان ختم ہو اور آج تک قادیانیوں نے پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا۔ مولانا نے مطالبہ کیا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عملدرآمد کرایا جائے اور قادیانیوں کی عبادت گاہیں جو مساجد کی شکل پر بنی ہوئی ہیں ان کی شکل تبدیل کی جائے۔ تاکہ عام آدمی کو دھوکا نہ لگ سکے ضلعی مبلغ مولانا حکیم محمد اسماعیل ضلعی جنرل سیکرٹری مولانا سعید احمد بھی دورہ

میں ساتھ رہے۔ مولانا خدا بخش کے ہاتھ اجتماعی انتخابات کے سلسلہ میں مولانا قطب الدین خطیب اعظم بہاولنگر قاری عبدالسلام چشتیاں قاری محمد ایوب ... مولانا ... احمد فورٹ عباس، مولانا عبداللطیف ... علی احمد ہارون آباد، ... آباد نے بھرپور تعاون کیا ... صاحب کی قیادت پر اعتماد کی ... یقین دلایا کہ عالمی مجلس تحفظ کے ساتھ ... تعاون رہے گا۔

جرمنی حکومت نے قادیانیوں کی سیاسی پناہ کی درخواست مسترد کردی

چنیوٹ (آفاز رپورٹ) جرمن حکومت نے قادیانیوں کے سلسلے میں پاکستان حکومت کے موقف کی تائید کردی۔ ... قادیانیوں کو سیاسی پناہ دینے سے صاف انکار کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق قادیانیوں نے جرمن حکومت کو درخواست دی تھی کہ پاکستان میں ہم پر ظلم ہو رہا ہے پاکستان میں ہماری جان و مال کو تحفظ نہیں ہے ہمیں بے جا پریشان کیا جاتا ہے اور مذہب کی آڑ لے کر جرم بنایا کیا جاتا ہے اس لئے ہمیں جرمنی میں سیاسی پناہ دی جائے جس کی روشنی میں حکومت جرمن نے قادیانیوں کو سیاسی پناہ دینے کی درخواست مسترد کردی ہے۔ اور اپنے فیصلوں میں لکھا ہے کہ زبان تحریر یا کسی بھی ذریعے سے جو شخص مذہب اسلام کے بانی حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کرے گا اسے حکومت جرمن سزا دے گی اور اس کے ذمرے میں قادیانیوں کا معاملہ بھی آتا ہے۔ تاہم یہ معاملہ صرف قادیانیوں کے لئے ہی نہیں بلکہ جو شخص حضرت محمد ﷺ کی توہین کرے گا۔ اس فیصلے کے مطابق اس پر گرفت ڈالی جائے گی۔ ایسٹ یورپین انسٹی ٹیوٹ کے ڈاکٹر اسے اپنے ادارے کے مطابق پاکستان میں قوانین جو قادیانیوں کے خلاف جاری ہوئے ہیں ان کی رو سے اس نظریہ کو تقویت ملی کہ قادیانی چونکہ مسلمان نہیں ہیں لہٰذا وہ ارکان اسلام پر عمل نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد نواز حکومت اور مذہبی رہنماؤں نے قادیانیوں کے خلاف باقاعدہ آرڈیننس جاری کر دیا۔ قادیانیوں کے خلاف ۱۹۸۴ء کے آرڈیننس کا حقیقی مقصد دراصل ضیاء الحق کے نزدیک یہ تھا کہ قادیانیوں کے خلاف عوامی تحریک اور مخالفت کو روکا جائے۔ اس کے بعد حکومت کی تبدیلی سیاسی انقلابات اور بے نظیر حکومت کا دور شروع ہوا۔

مذہبی آزادی اور مذہبی فرقوں کے مابین امن قائم کے لئے قوانین پاکستان میں موجود ہیں لہٰذا قادیانیوں کے لئے اس بنا پر کہ وہ ... پر عمل نہیں کر سکتے سیاسی پناہ لینے کے حق کی اہمیت ... اس لئے قادیانی حکومت پاکستان پر غلط الزام تراشی ... اس وجہ سے اندریں حالات سیاسی پناہ کی درخواست ... رد کی جاتی ہے۔

الحاج بلند اختر نظامی کو صدمہ

لاہور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن الحاج بلند اختر نظامی کو گذشتہ ماہ یکے بعد دیگرے دو صدمات سے دو چار ہونا پڑا آپ کی جواں سال ہمشیرہ کا انتقال ہوا۔ تین چار روز کے بعد موصوف کے پھوپھی زاد بھائی قبلہ جناب رانا محمد اعجاز کا لندن میں انتقال ہو گیا۔ میت لاہور لائی گئی جہاں ان کی نماز جنازہ طاہرہ مسجد لبابی پاکہ امین میں ادا کی گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں حضرت مولانا خان محمد مدظلہ، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے حاجی صاحب سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی ہے کہ پروردگار عالم مرحومین کی کروٹ کروٹ مغفرت فرما کر جوار رحمت میں جگہ دیں۔ اور حاجی صاحب سمیت تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق نصیب فرمائے۔

مولانا رشید احمد مدنی شہیدؒ

محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا رشید احمد مدنیؒ آج سے تقریباً ۵۰ سال قبل حافظ والا شجاع آباد میں حضرت مولانا محمد حسن خان دیوبندی کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم والد ماجد سے حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے دارالعلوم کبیر والا جامعہ قاسم العلوم ملتان میں داخل ہوئے اور دورہ حدیث شریف جامعہ قاسم العلوم ملتان سے کیا جبکہ علوم اسلامیہ کی تکمیل جامعہ خیر المدارس ملتان سے کی۔ ۱۹۷۰ء میں مدرسہ ریاض الاسلام محلہ چنیدا الہ جھنگ میں مدرس ہوئے۔ تا شہادت تدریس و خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

جھنگ میں بچیوں کی دینی تعلیم کے لئے جامعہ مدینہ بنات العلوم محلہ چنیدا الہ کی بنیاد رکھی۔ جس میں اس وقت

وقت ایک سو سے زیادہ بچیاں مودا ستانیوں کی نگرانی میں زیور تعلیم القرآن سے آراستہ و پیراستہ ہورہی ہیں۔ جن میں ۴۵ بچیوں کی رہائش و خوراک کا انتظام جامعہ کے ذمہ ہے۔

سیاسی طور پر جمعیت علماء اسلام سے وابستہ تھے جمعیت جھنگ کے امیر اور ضلع کے نائب امیر تھے۔ بیعت و ارشاد کا تعلق جانشین حضرت مدنی مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم سے تھا۔

حضرت مولانا سید صادق حسین شاہ صاحب کی قیادت میں جمعیت علماء اسلام کے دیگر تین رہنماؤں کے ساتھ جمعیت کے پروگرام کے سلسلے میں جھنگ کے مضافات میں کسی بستی میں جارہے تھے کہ دو مسلح مذہبی تخریب کاروں کے تشدد کی نذر ہوگئے۔ اور اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔

مرحوم انتہائی با اخلاق و نیک صورت و نیک سیرت جرأت مند و بہادر عالم دین تھے۔ شہید نے اپنے ۷ بچے، ۲ بچیاں اور بیوہ سوگوار چھوڑے۔

مولانا رشید مدنی عالم مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقدس مشن میں والہ اور سے ، قدمے سدو معاون تھے ان کی یاران کی مسجد میں حاضری کا اتفاق ہوا۔ انتہائی اخلاص و محبت سے پیش آتے۔

مرحوم شہید کی نماز جنازہ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن نے پڑھائی بعد ازاں میت ایمبولینس کے ذریعہ ان کے آبائی گاؤں "حافظ دالا" شجاع آباد میں لائی گئی۔ جہاں ہزاروں کی تعداد میں احباب نے مولانا شہید کا آخری دیدار کیا۔ دوسری نماز جنازہ شجاع آباد کے معروف عالم مولانا رشید احمد صدیقی نے پڑھائی۔ خداوند قدوس شہید پر اپنی رحمتوں کی گھٹائیں نازل فرمائے۔ ان کے چھوٹے چھوٹے بچوں کی کفالت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

حاکم اور رعایا کا رشتہ

رعایا اگرچہ بادشاہ کے تفوق و امتیاز کو گوارا کر لیتی ہے۔ لیکن وہ باہمی تفریق و امتیاز کو بھی گوارا نہیں کرسکتی اس لئے اگر کوئی بادشاہ تمام رعایا کو اپنا گرویدہ بنانا چاہتا ہے تو اس کا سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ ان کے حقوق میں ہمواری اور مساوات پیدا کرے۔ صحابہ کرامؓ کے دور خلافت کے ابتدائی زمانہ میں جو اتفاق و اتحاد قائم رہا اس کا سنگ بنیاد خلفاء کا یہی مساویانہ طرز عمل تھا۔ اول اول حضرت ابوبکرؓ کے سامنے جب خراج و زکوٰۃ کا مال آیا تو انہوں نے سب برابر تقسیم کر دیا۔ اور چھوٹے بڑے آزاد و غلام مرد و عورت سب نے سات سات درہم سے کچھ زیادہ پایا۔

دوسرے سال اس سے زیادہ مال آیا اور ہر شخص کو بیس بیس درہم ملے۔ آپ نے اس برکت کو دیکھ کر بعض لوگوں نے کہا کہ آپ نے تمام لوگوں کو برابر کر دیا۔ حالانکہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کے فضائل ان کی ترجیح کی سفارش کرتے ہیں۔ لیکن انہوں نے صاف صاف کہہ دیا کہ فضائل کا ثواب خدا دے گا۔ یہ معاش کا معاملہ ہے۔ اس میں مساوات ہی بہتر ہے۔ حضرت عمرؓ نے اگرچہ فضائل کے لحاظ سے وظائف کے مختلف مدارج قائم کئے۔ تاہم ان کے دل میں یہ ناہمواری ہمیشہ کھٹکتی رہتی تھی۔ چنانچہ اپنی خلافت کے آخری زمانہ میں خود یہ الفاظ فرمائے۔

انی کنت تالفت الناس بما صنعت فی تفضیل بعضہم علی بعض وان عشت ھٰذہ السنۃ ارمت بین الناس فلم افضل احمر علی اسود ولو عربیا علی عجمی وصنعت کما صنع رسول اللّٰہ وابوبکر

میں نے بعض لوگوں کو بعض لوگوں پر ترجیح دی تھی۔ اس کا مقصد صرف تالیف قلوب تھا۔ لیکن اگر اس سال زندہ رہا تو سب کے حقوق برابر کر دوں گا۔ اور سرخ کو سیاہ پر عربی کو عجمی پر کوئی ترجیح نہ دوں گا جو رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔

میں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا کیونکہ میں تیری قوم سے ہوں

خلیفہ مامون الرشید کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ لوگوں نے اس کو پکڑ کر خلیفہ کی عدالت میں پیش کر دیا۔ مامون نے اس سے دریافت کیا۔ کیا تو نبی ہے؟ اس نے جواب دیا:۔ ہاں۔ اللہ کی قسم اے امیر المومنین۔ خلیفہ اسے غصہ سے دیکھ کر بولے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو بلاشبہ ایک کمینہ احمق ہے۔ خود ساز نبی نے عرض کیا۔ اے خلیفہ! ایسا نہ فرمایئے کیونکہ بلاشبہ ہر قوم کی طرف ان میں اور ان ہی جیسا نبی مبعوث کیا جاتا ہے۔

عراق کے گورنر حجاج بن یوسف ایک دن اپنے امراء صاحبین کی ایک جماعت کے ہمراہ صحرا کی سیر کو نکلے کہ اچانک ایک بوڑھا شخص اپنے گدھے کو آگے کی طرف سے کھینچتا ہوا ان کے سامنے سے گزرا۔ حجاج نے اس سے دریافت کیا۔ اے بزرگ! آپ کس قبیلہ سے ہیں اور کہاں رہتے ہیں؟ بوڑھے نے جواب دیا۔ میں اس بستی میں رہتا ہوں۔ جو یہاں سے قریب ہی ہے اور میں قبیلہ بنی عجل کا ایک بوڑھا فرد ہوں۔ حجاج نے اس سے پھر پوچھا۔ اس بستی کا حاکم کیسا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ بلاشک و شبہ وہ ملعون ہے۔ اور جس نے اس کو ہمارے پاس بھیجا ہے۔ اللہ اس شخص پر لعنت کرے۔ اس پر حجاج کے رفقاء اس سے کہنے لگے۔ کیا تو جانتا ہے۔ کہ تیرے سامنے اس وقت عراق کے گورنر حجاج موجود ہیں۔ جنہوں نے تم لوگوں پر اپنا حاکم مقرر کر کے بھیجا ہے۔

بوڑھے نے یہ سن کر سر جھکا لیا پھر بولا گورنر صاحب! السلام علیکم۔ کچھ شک و شبہ نہیں کہ میں قبیلہ بنی عجل کا ایک مجنون (پاگل) فرد ہوں اور یہ میرے جنون کا وقت ہے۔ جب حجاج اور اس کے رفقاء نے بوڑھے کی یہ بات سنی تو وہ سب ہنس پڑے اور اسے اپنی راہ جانے دیا۔

بقیہ :۔ رجا گارودی کے تاثرات

کئی واقعات ملتے ہیں اور یہی تمام ترچو حقائق انجیل مقدس میں بھی موجود تھے۔ جن کو حذف کر دیا گیا ہے میں نے اس اہم موضوع پر اپنی کتاب "فائل اسرائیل" میں سپرد قلم کیا ہے جس میں میں نے یہ ثابت کیا ہے کہ تحریف کا عمل یہودیوں کی بابل سے واپسی کے بعد سے شروع ہوا۔ اور سینٹ پال ہی وہ اول شخص ہے جس نے عیسیٰ کو ابن اللہ (خدا کا بیٹا) ماننے کا نظریہ پیش کیا اور آج کے تمام مسیحی فرقے آرتھوڈکس پروٹسٹنٹ، کیتھولک سب کے سب حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ اور یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں۔

مگر سرور کائنات ﷺ کی بعثت نے تمام انبیاء بشمول حضرت عیسیٰ علیہ السلام وابراہیم پر کامل ایمان کی تبلیغ کی بلکہ کوئی مسلمان اس وقت تک دائرہ اسلام میں داخل ہو ہی نہیں سکتا جب تک سابق انبیاء پر ایمان نہ لائے۔

(اللہ اکبر)

(نوٹ) ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے عظیم مسلمان مفکر نے سرمایہ داری نظام، کمیونزم، سوشلزم، فاشزم اور دیگر تمام نظام ہائے زندگی کو مسترد کرتے ہوئے اسلام کے ماٹو "اللہ اکبر" کو گوڈ قرار دیا جو پورے نظام اسلامی کی اساس ہے اپنی دوسری کتاب "صیہونیت کی فائل" کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ:

"اس کتاب میں میں نے اسرائیلی اخبار "کیونیم ریویو" کے ان مقالات کو قلمبند کیا ہے جن کے ذریعے عالمی صیہونی تنظیم کے مکروہ عزائم کا پردہ چاک کیا گیا ہے یہ مقالات لکھنے والا کوئی عام آدمی نہیں ہے بلکہ اسرائیلی خارجہ پالیسی کا ایک رکن ہے جس نے عالم عرب کی مندرجہ ذیل تقسیم کو ہدف قرار دیا ہے۔

۱۔ اردن : دو حصوں میں تقسیم ہونا چاہیے ایک حصہ اردن، دوسرا فلسطین۔

۲۔ عراق ۔ سنی شیعہ دونوں الگ الگ

۳۔ مصر : قبطیوں (مسیحیوں) اور مسلمانوں کا الگ وطن۔

۴۔ الجزائر: قبائل کی باہمی جنگ کے مطابق تقسیم۔

۵۔ خلیج کے ممالک: اس کے بارے میں اسرائیلی نقطہ نظر یہ ہے کہ خلیج پہلے ہی کمزور ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں پر بسنے والے زیادہ تر غیر ملکی ہیں جن کو ملک سے کوئی سروکار نہیں۔ ہاں البتہ ان میں تیل کی قیمت گھٹا بڑھا کر پھوٹ ڈالی جا سکتی ہے جو باہمی جنگ و جدل کا باعث بن سکتی ہے۔

(اگر اس آخری نقطہ نظر کو آج کے حالات کے مطابق دیکھا جائے تو اوپیک کی ناکام کوششوں اور تیل کی قیمت میں ۲۰ ڈالر فی بیرل کی تنزلی میں کس کی چالوں کا نتیجہ ہے یہ بہت ہی واضح ہے مگر ہم کف افسوس ملنے کے سوا کیا کر سکتے ہیں۔ (بشکریہ روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۰ر اپریل ۱۹۸۲ء)

بقیہ :۔ ایک کھلا خط

نز روکا، تو جس طرح اس گندگی نے خود مغرب میں معاشرتی ڈھانچہ کو تباہ و برباد کیا ہے، یہاں پر بھی کچھ ہوگا اور ہونے لگا ہے ہمارے بزرگوں نے اپنی برس ہا برس کی کوششوں سے جن اسلامی اقدار کے فروغ کے لیے کام کیا ہے وہ سب نیست و نابود ہو جائے گا اور ہماری آنے والی نسلوں کو مکمل طور سے مغرب اور اس کی تہذیب کی غلام ہو جائیں گی۔

اس لیے آپ سے یہی درخواست کروں گا کہ اگر آپ اور ہماری حکومت حقیقی معنوں میں اسلامی اقدار اور اسلامی نظام کا فروغ چاہتے ہیں تو ابلاغ عامہ اور تعلیمی نظام کو یکسر انقلابی طرز پر تبدیل کریں اس سلسلہ میں پہلے اور فوری قدم پر آپ سے پرزور استدعا کرتا ہوں کہ CNN اور PTV کی نشریات کو بند کیا جائے اور ان کو خریدنے میں جو زرمبادلہ (ایک لاکھ بیس ہزار ڈالر) خرچ ہو رہا ہے اس کو PTV کے پروگراموں کو بہتر بنانے میں اور مزید تعلیمی اور اخلاقی پروگرام پیش کرنے میں صرف کیا جائے۔ دوسرے یہ کہ ہمارے تعلیمی نظام کے "دوہرے معیار" یعنی انگریزی اور اردو میڈیم کی لعنت کو ختم کیا جائے جس کی وجہ سے ہمارے بچوں میں احساس کمتری اور برتری جو ایک ہی بیماری کے دو نام ہیں، پیدا ہو رہے ہیں اور اسی بیماری کی وجہ سے طبقاتی نظام کو مزید تقویت پہنچ رہی ہے۔

تیسرے یہ کہ ہماری حکومت کی پہلی ترجیح اپنے ہی وسائل پر بھروسہ کرتے ہوئے غیر ترقیاتی اخراجات کو کم کر کے تعلیم کی اصلاح ہونی چاہیے۔ پرائمری تعلیم خصوصاً ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کے لیے بجٹ میں زیادہ سے زیادہ رقم مختص کی جائے۔ کتنے افسوس کا مقام ہے کہ ہم پرائمری تعلیم کے لیے بھی "ورلڈ بینک" سے "بھیک" اور "قرض" مانگ رہے ہیں جس کی وجہ سے اس بھیک کے ساتھ ان کے نام نہاد "ماہرین" بھی ہم پر مسلط ہو جائیں گے۔

چوتھے یہ کہ تعلیمی نظام کی "درآمد" بند کی جائے اس لیے کہ آزاد۔ باوقار، خوددار اور خود مختار قومیں کبھی تعلیم جیسے اہم نظام کو دوسری تہذیب و تمدن سے درآمد نہیں کرتیں بلکہ خود ہی اپنے قومی نظریات تشخص اور مقاصد کے حصول کے لیے اپنے تعلیمی نظام کو تشکیل دینے میں فخر محسوس کرتی ہیں۔

آپ کا مخلص

ڈاکٹر وسیم اختر

ایسوسی ایٹ پروفیسر پی ایچ ڈی (کیمیکل انجینئرنگ)
کینیڈا این ای ڈی انجینئرنگ و ٹیکنالوجی یونیورسٹی
کراچی :۔ مورخہ ۱۴ر جولائی ۱۹۹۱ء

بقیہ :۔ بخل کی مذمت

کیا ہمیں اس مرنے والے کے سارے حالات معلوم ہیں! ہو سکتا ہے کہ کبھی اس نے زبان سے ایسی بات نکالی ہو جو بیکار یا ایسی چیز میں بخل کیا ہو جو اس کو نفع نہ پہنچاتی ہو۔

حضورؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ حج کر سکے اور نہ کرے اور زکوٰۃ واجب ہو اور ادا نہ کرے تو وہ مرنے کے بعد حسرت کرے گا کہ کاش وہ دنیا میں لوٹے اور یہ فرض ادا کرے۔ مال اللہ کی امانت ہے اگر انسان امانت کو مالک کے کہنے پر خرچ نہ کرے تو یہ نادانی اور اپنا نقصان ہے غرض بخل دنیا و آخرت میں وبال جان ہے اللہ محفوظ فرمائیں۔ آمین

بقیہ :۔ مسجد کے فضائل

پر جو غفلت چھائی ہوئی ہے۔ اس کو دور فرما دیجئے اور ہمیں اپنے ذاکر فرمانبردار بندوں میں شامل ہونا نصیب فرما دیجئے۔

یا اللہ! ہمیں ایسی نمازوں کی ادائیگی کی توفیق فرما دے جو آپ کی رضا اور قرب کا ذریعہ ہوں۔ اور ہم اپنی مساجد کو بازار کا نمونہ نہ بنائیں۔ بلکہ بازار میں بھی جا کر ہم آپ کی رضا اور قرب حاصل کرنے والے بن جائیں۔

آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

جنّت میں گھر بنائیں

ارشادِ نبویؐ

"جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائینگے"۔

سب سے اچھی جگہ مسجدیں ہیں
الحدیث

پرانی نمائش چوک پر واقع

"جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)

خستہ حالی اور بوسیدہ ہوجانے کی وجہ سے شہید کردی گئی ہے اور اب اس کی از سرِ نو تعمیر کا کام شروع ہوچکا ہے۔ اہلِ خیر حضرات اس صدقۂ جاریہ میں دل و جان سے حصہ لیکر مسجد کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اس وقت نقد رقوم کے علاوہ سیمنٹ، لوہا، بجری، ریت اور متعلقہ تعمیری سامان کی اشد ضرورت ہے۔ جو دوست جس صورت میں بھی تعاون کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ:- واضح رہے کہ دفتر ختمِ نبوت بھی اسی مسجد میں واقع ہے۔

جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳، فون نمبر:- ۷۷۸۰۳۳۷

اکاؤنٹ نمبر ۶۷۲ الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ